ماہنامہ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جولائی 2023ء

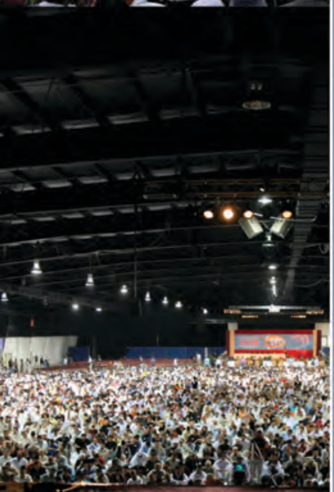

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں

— حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام —

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”ہم جس مقصد کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں وہ بہت بڑا مقصد ہے۔ اپنی روحانی پیاس بجھانے کا مقصد ہے، اپنے دینی علم میں اضافے کا مقصد ہے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے طریق سیکھنا مقصد ہے تو پھر اس کے لئے کم از کم اپنے جذبات کی قربانی بھی دینی ہوگی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کے ذریعہ بھی مدد مانگنی ہوگی۔... پس ان دنوں کو دعاؤں اور ذکر الٰہی سے بھرنے کی کوشش کریں۔“

(خطبہ جمعہ مؤرخہ 5/ اگست 2022ء بحوالہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل، 26/ اگست 2022ء، صفحہ 7)

جولائی 2023ء ذوالحجہ 1444، محرّم 1445 ہجری قمری جلد 52 شمارہ 7

فہرست مضامین

★ قرآنِ مجید	2
★ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	5
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ کے متعلق اہم ہدایات	14
★ مہمان نوازی: ایک اعلیٰ وصف اور جماعت احمدیہ، ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	17
★ جلسہ سالانہ کینیڈا اور ہماری ذمہ داریاں از مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	18
★ جلسہ سالانہ کے فیوض و برکات اور ثمرات از مکرم فرخ سلطان محمود صاحب	20
★ جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام	24
★ لازمی چندہ جات کا تعارف اور ہماری ذمہ داریاں از مکرم سہیل مبارک شرما صاحب	25
★ اسلام کا ایک اہم ترین فریضہ زکوٰۃ از مکرم مبارک احمد ظفؔر صاحب	28
★ احمدیہ مسلم جماعت فیونرل سروسز کینیڈا کے کارکنان کے لئے سالانہ عشائیہ از مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	31
★ مکرم چوہدری جاوید احمد بسملؔ صاحب کا ذکرِ خیر	34
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	37

نگران
ملک لال خان
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ
مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران
ہدایت اللہ ہادیؔ اور فرحان احمد حمزہ قریشی

معاون مدیران
شفیق اللہ، منیب احمد، محمد موسیٰ
اور حافظ مجیب الرحمٰن احمد

نمائندہ خصوصی
محمد اکرم یوسف

معاونین
غلام احمد عابدؔ اور دیگر معاونین

تزئین و زیبائش اور سرورق
شفیق اللہ، منیب احمد اور انوشہ منور

مینیجر
مبشر احمد خالدؔ

رابطہ : www.ahmadiyyagazette.ca Tel:905-303-4000 Ext:2241 editor@ahmadiyyagazette.ca

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰـــنِ الرَّحِيْـــمِ

يَـا أَيُّـهَـا الَّذِيـنَ آمَنُـوا اتَّقُـوا اللهَ وَكُونُـوا مَـعَ الصَّادِقِـينَ ۝ (سورۃ التوبہ 119:9)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اَللّٰھُـــمَّ صَـــلِّ عَلٰی مُحَمَّـــدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّـــدٍ وَّ بَـــارِكْ وَسَـــلِّمْ اِنَّـــكَ حَمِيْـــدٌ مَّجِيْـــدٌ

عَـنْ اَبِیْ هُرَيْـرَةَ عَـنِ النَّـبِيِّ صَـلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ قَـالَ اِنَّ لِلّٰهِ تَبَـارَكَ وَتَعَـالٰی مَـلَا ئِكَةً سَـيَّارَةً فُضُلًا يَتَّبِعُـوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْـرِ فَـاِذَا وَجَـدُوْا مَجْلِسًـا فِيْـهِ ذِكْرٌ قَعَـدُوْا مَعَهُـمْ وَحَفَّ بَعْضُهُـمْ بَعْضًـا بِاَجْنِحَتِهِـمْ حَـتّٰی يَمْلَـؤُا مَـا بَيْنَهُـمْ وَبَـيْنَ السَّـمَآءِ الدُّنْيَـا فَـاِذَا تَفَرَّقُـوْا عَرَجُـوْا وَصَعِدُوْااِلَی السَّـمَآءِ قَـالَ فَيَسْـأَ لُهُمُ اللّٰهُ عَـزَّ وَجَلَّ وَهُوَ اَعْلَـمُ بِهِمْ مِنْ اَيْـنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُـوْنَ جِئْنَـا مِـنْ عِنْدِ عِبَـادٍ لَـكَ فِي الْاَرْضِ يُسَـبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَـكَ وَيُهَلِّلُوْنَـكَ وَيَحْمَدُوْنَـكَ وَيَسْـئَلُوْنَكَ، قَـالَ وَمَـا ذَا يَسْـأَ لُـوْنِیْ ؟ قَالُـوْ يَسْـئَلُوْنَكَ جَنَّتَـكَ قَـالَ وَهَـلْ رَأَوْا جَنَّـتِیْ؟ قَالُـوْالَا اَیْ رَبِّ، قَالَ:فَكَيْـفَ لَـوْ رَأَوْاجَنَّـتِیْ، قَالُوْا:وَيَسْـتَجِيْرُوْنَكَ: قَـالَ: وَمِمَّـا يَسْـتَجِيْرُوْ نَنِیْ: قَالُـوْا : مِنْ نَـارِكَ يَارَبِّ، قَـالَ: وَهَلْ رَأَوْنَـارِیْ؟ قَالُوْا: لَا، قَـالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَـارِیْ؟ قَالُـوْا: وَيَسْـتَغْفِرُوْنَكَ: قَـالَ: فَيَقُـوْلُ قَـدْ غَفَرْتُ لَهُـمْ فَاَعْطَيْتُهُـمْ مَـا سَـأَلُوْا وَاَجَرْتُهُـمْ مِمَّـا اسْـتَجَارُوْاقَالَ فَيَقُوْلُـوْنَ رَبِّ فِيْهِـمْ فُـلَانٌ عَبْـدٌ خَطَّـاءٌ اِنَّمَـا مَرَّفَجَلَـسَ مَعَهُـمْ ، قَـالَ: فَيَقُـوْلُ: وَلَهُ غَفَرْتُهُـمَ الْقَـوْمُ لَا يَشْـقٰی بِهِـمْ جَلِيْسُـهُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے اس سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اُٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں۔ ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کر رہے تھے، تیری بڑائی بیان کر رہے تھے، تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے۔ کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اے میرے ربّ انہوں نے تیری جنت دیکھی تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: اُن کی کیا کیفیت ہو گی اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں؟ فرشتے اس پر کہتے ہیں تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُن کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں؟ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا اور میں نے ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی۔ اس پر فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے ربّ! ان میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا وہ وہاں سے گزرا اور اُن کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماش بین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا کیوں کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بد بخت نہیں رہتا۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الذکر، باب فضل مجالس الذکر۔ بحوالہ حدیقۃ الصالحین، حدیث 77، صفحہ 127-130)

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔

اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔

جلسہ سالانہ کی عظمت

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 361، ایڈیشن 2019ء)

ایمان اور معرفت میں ترقی

”اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔“

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 376، ایڈیشن 2021ء)

”تا ہر یک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔“

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 360، ایڈیشن 2019ء)

اخلاق فاضلہ اور دینی مہمات میں سرگرمی

”اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔“

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 394، ایڈیشن 2021ء)

صالحین کی صحبت سے فیض

”غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے۔... اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔... کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔“

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 375، ایڈیشن 2021ء)

نئے احباب سے تعارف

”اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔“

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 376، ایڈیشن 2021ء)

رنجشیں اور اجنبیت مٹانے کا ذریعہ

”اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ، کوشش کی جائے گی۔“

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 376، ایڈیشن 2021ء)

روحانی فوائد اور ثواب

”سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔“

”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔“

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 361، ایڈیشن 2019ء)

”اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔“

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 376، ایڈیشن 2021ء)

دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ

”اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 360، ایڈیشن 2019ء)

وفات پا جانے والوں کے لئے اجتماعی دعائے مغفرت

”اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔“

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 376، ایڈیشن 2021ء)

بیعت کی ایک غرض اور جلسہ سالانہ

”تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دُور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اور دعا کرنا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔“

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 375، ایڈیشن 2021ء)

جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کے لئے
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں

”ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دُور فرما دے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔“

(اشتہار 7 دسمبر 1882ء۔ مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 361-362، ایڈیشن 2019ء)

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

*****

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کے ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ اپریل 2023ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 7 اپریل 2023ء

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرمعارف ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم کے فضائل، مقام و مرتبہ اور عظمت کا بیان
مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے، دنیا کے عمومی حالات اور فلسطین کے مسلمانوں کے لیے رمضان المبارک میں دعاؤں کی تحریک

سیّدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7/ اپریل 2023ء کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دین و شریعت کو کامل اور مکمل کیا تو قرآن کریم میں یہ اعلان فرمایا:

اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا ؕ

کہ آج کے دن مَیں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور مَیں نے اسلام کو تمہارے لیے دین کے طور پر پسند کر لیا۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ اُن کے لیے ایک کامل اور مکمل شریعت عطا فرمائی۔

جب اللہ تعالیٰ اِس تعلیم کے متعلق اَکۡمَلۡتُ کا اعلان فرماتا ہے تو اُس کا مطلب ہے کہ انسان کی تمام تر صلاحیتیں خواہ اخلاقی، روحانی یا جسمانی ہوں اِن کا حصول قرآن کریم پر عمل کرنے سے ہی ہو سکتا ہے اور اَتۡمَمۡتُ کہہ کر یہ اعلان پوری قوت سے فرمایا کہ جو کچھ بھی انسان کی ضروریات تھیں اُن کو ہر لحاظ سے پورا کرنے والا صرف قرآن کریم ہے، کوئی ایسی ضرورت نہیں جس کا قرآن کریم نے احاطہ نہ کیا ہو چاہے وہ انسان کی مادی ضروریات ہیں یا روحانی اور اخلاقی معیاروں کو حاصل کرنے کے ذرائع اور طریقے ہیں۔

اِس آیت کے ساتھ قرآن کریم نے یہ اعلان فرما دیا کہ اب انسان کی بقا اِس تعلیم کے ساتھ ہی وابستہ اور یہ تعلیم کُل زمانہ اور تمام دنیا کے انسانوں کے لیے ہے۔

اور قرآن کریم سے پہلے نازل ہونے والی ساری تعلیمات جو مختلف انبیاء پر اُتریں وہ وقتی اور اُس زمانہ کے لحاظ سے تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس کی وضاحت کے لیے یہ بھی اعلان فرمایا کہ اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کی بعثت کا مقصد بھی پورا ہو گیا اور آپؐ ہی وہ کامل اور آخری نبی ہیں جن پر اِس کمال درجہ کی شریعت نازل ہوئی۔

معترضین اعتراض کرتے ہیں کہ جب یہ عقیدہ ہے اور قرآن کریم کو آخری شریعت اور آنحضرتؐ کو آخری نبی مانتے ہیں تو پھر آپؑ کے دعاوی کی کیا حیثیت ہے اور آپؑ کے اِس زمانہ میں آنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ تو اِس کا جواب آپؑ نے ایک جگہ اِس طرح بھی بیان فرمایا ہے کہ اگر تم اسلامی تعلیم پر عمل کر رہے ہوتے تو پھر ٹھیک ہے میرے آنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن زمانہ کی عمومی اور خاص طور پر مسلمانوں کی اپنی حالت اِس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ کسی معلّم کی ضرورت ہے۔

آپؑ نے اپنے لٹریچر، تحریرات اور کتب میں ہر جگہ یہ فرمایا ہے کہ مَیں آنحضرتؐ کی غلامی میں آپؐ کی شریعت اور دین اور قرآن کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے آیا ہوں۔

یہی کام ہے جسے آپؑ نے سرانجام دیا اور اِسی کے جاری رکھنے کے لیے جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا اور یہی کام ہے جو جماعت احمدیہ آپؑ کے دیے ہوئے لٹریچر اور آپؑ کی بیان کردہ قرآنی تفسیر کے مطابق کر رہی ہے اور اِس بات پر ہر احمدی کو غور کرنا چاہئے کہ اِس مقصد کو ہم کس حد تک پورا کر رہے ہیں۔ اسی طرح دس شرائطِ بیعت میں بھی یہ بات شامل ہے کہ قرآن کریم کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کروں گا۔

حضورِ انور نے فرمایا: پس اگر ہم میں سے ہر ایک اس رمضان میں اس ہدایت پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لے تو نہ صرف ہم اپنی روحانیت میں ترقی کرنے والے ہوں گے بلکہ ہمارا معاشرہ بھی جنت نظیر معاشرہ بن جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جو کچھ انسانی فطرت میں انتہا تک بگاڑ ہوسکتا ہے اور جس قدر گمراہی اور بدعملی میں وہ آگے سے آگے بڑھ سکتے ہیں ان تمام خرابیوں کی قرآن کریم کے ذریعہ سے اصلاح کی گئی ہے۔ اس لیے ایسے وقت میں اس نے قرآن کریم کو نازل کیا جب نوع انسان میں یہ سب خرابیاں پیدا ہوگئی تھیں اور رفتہ رفتہ انسانی حالت نے ہر ایک عقیدہ اور بدعمل سے آلودگی حاصل کر لی تھی اور یہی حکمتِ الٰہیہ کا تقاضا تھا کہ ایسے وقت میں اس کا کامل کلام نازل ہو۔ کیونکہ خرابیوں کے پیدا ہونے سے پہلے ایسے لوگوں کو ان جرائم اور بدعقائد کی اطلاع دینا کہ وہ ان سے بکلی بے خبر ہیں ان کے گناہوں کی طرف خود میلان کرنے کا کام دیتا ہے۔

آج کل ہم نظام تعلیم میں یہی دیکھتے ہیں کہ بچوں کو جنسی تعلقات کے بارے میں ایسی باتیں بتائی جاتی ہیں جن کا بچوں کو کوئی تصور ہی نہیں ہے۔ وہ بچے حیران ہوتے ہیں، اب تو والدین نے بھی کہنا شروع کر دیا ہے کہ یہ کیا پڑھایا جا رہا ہے؛ بلکہ اب تو محکمہ تعلیم نے بھی نوٹس لے لیا ہے کہ بعض اساتذہ ایسی باتوں کی تعلیم میں بہت آگے نکل گئے ہیں۔ پس یہی فرق شریعت یعنی قرآن کی ہدایت اور دنیاوی تعلیم میں ہے۔ قرآن کریم ہدایت بھی دیتا ہے اور ساتھ وضاحت بھی کرتا ہے کہ یہ تعلیم کس عمر اور کس زمانے کے لیے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: سو خدا کی وحی حضرت آدمؑ سے تخم ریزی کی طرف شروع ہوئی اور تخم خدا کی شریعت کا قرآن کریم کے زمانے میں اپنے کمال کو پہنچ کر ایک بڑے درخت کی طرح ہوگیا۔ پھر یہ بیان کرتے ہوئے کہ قرآن کریم ہرگز کسی انسانی کلام کے مشابہ نہیں ہوسکتا آپ علیہ السلام مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب مِن کل الوجوہ ثابت ہے کہ جو فرق علمی اور عقلی طاقتوں میں مخفی ہوتا ہے وہ ضرور کلام میں ظاہر ہوجاتا ہے اور ہرگز ممکن ہی نہیں کہ جو لوگ من حیث العقل والعلم اعلیٰ ہیں وہ فصاحت بیانی اور رفعت معانی میں یکساں ہوجائیں اور کوئی ما بہ الامتیاز نہ رہے۔ تو اس صداقت کا ثبوت ہونا اس دوسری صداقت کے ثبوت کو مستلزم ہے کہ جو کلام خدا کا کلام ہے اس کا انسانی کلام سے اپنے ظاہری و باطنی کمالات میں برتر و بالا اور عدیم المثال ہونا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک عام آدمی بہر حال علم و عرفان والے کے برابر نہیں ہوسکتا۔ جو کلام خدا کا کلام ہو اس کا انسانی کلام سے برتر ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام سب سے اعلیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے تمام علوم کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ علم الٰہی ہرگز انسانی کلام کے مشابہ نہیں ہوسکتا۔ پس قرآن کریم کا ہر لحاظ سے کامل ہونے کا دعویٰ ہے اور کوئی اس کے مقابل نہ کبھی ہوا ہے اور نہ کبھی ہوسکتا ہے۔

جنہوں نے اس پاک کلام کی متابعت اختیار کی ہے اُنہی میں اس کے اثرات ظاہر ہوسکتے ہیں۔ آسمانی برکتیں اور ربّانی نشان صرف قرآن کریم کے کامل تابعین میں ہی پائے جاسکتے ہیں۔ پس یہ بھی قرآنی تعلیم کا خاصہ ہے کہ اس پر عمل کرنے والے ہی غیر معمولی برکات حاصل کرنے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ فرقان مجید نے اپنی فصاحت و بلاغت کو صداقت اور ضرورتِ حقہ کے التزام سے آگاہ کیا ہے۔ تمام دینی صداقتوں پر احاطہ کر کے دکھایا ہے۔ اس میں ہر مخالف کے لیے براہین صادقہ بھری پڑی ہیں۔ جن اُمور میں فساد دیکھا اُنہی کے اصلاح کے لیے زور مارا ہے۔ انواع و اقسام کی بیماریوں کا علاج لکھا ہے۔ مذاہب باطلہ کے ہر وہم کو مٹایا ہے۔ ہر ایک اعتراض کا جواب دیا ہے۔ کوئی صداقت ایسی نہیں جس کو بیان نہیں کیا۔ کوئی کلمہ بلا ضرورت نہیں لکھا۔ کوئی بات نہیں جو بے موقع بیان کی ہو۔ کوئی لفظ لغو طور پر بیان نہیں ہوا۔ بلاغت کو اس کمال تک پہنچایا کہ اس کا علم اوّلین و آخرین تک کے لیے اس کتاب میں بھر دیا۔ اس کی تعلیم ایسی ہے جس کی تفاسیر ہر زمانے کے لحاظ سے علم دیتی ہیں۔ کیا کبھی کسی نے ایسی کتاب دیکھی ہے جو تھوڑے سے لفظوں میں علم کا دریا بہا دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر مذہب کو چیلنج دیا کہ آؤ اس کی خوبیاں میں تمہیں دکھاؤں اور آج تک کسی نے اس چیلنج کا جواب نہیں دیا۔ اس کے باوجود ہم احمدیوں پر توہین کا الزام لگایا جاتا ہے۔ فرمایا کہ ہمارے نزدیک مومن وہی ہے جو قرآن کریم کی کامل پیروی کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نجات کے واسطے اللہ تعالیٰ نے بار بار بیان فرمایا ہے کہ اول اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک سمجھے، آنحضرت ﷺ کو سچا نبی یقین کرے۔ قرآن کریم کو کتاب اللہ سمجھے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآنی وحی کی شان کے متعلق فرمایا کہ سنو خدا کی لعنت ان پر جو دعویٰ کریں کہ وہ قرآن کی مثل لاسکتے ہیں۔ قرآن کریم معجزہ ہے جس کی مثل کوئی انس و جن نہیں لاسکتا اور اس میں وہ معارف اور خوبیاں جمع ہیں جنہیں انسانی علم جمع نہیں کرسکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر میرے ساتھ کوئی نشان، تائید شامل نہ ہوتی۔ اگر میں نے قرآن کریم سے الگ راہ نکالی ہوتی یا کوئی امر داخل یا منسوخ کیا ہوتا یا رسول اللہ ﷺ سے الگ راہ نکالی ہوتی تو لوگوں کا عذر معقول ہوتا کہ یہ شخص رسول اللہ ﷺ کا دشمن اور قرآن کا دشمن ہے۔ اب مَیں نے نہ کوئی قرآن میں تغیر کیا، اور نہ پہلی شریعت کا کوئی شعشہ بدلا بلکہ میں قرآن اور احکام قرآنی کی اور آنحضرت ﷺ کے پاک مذہب کی خدمت کے لیے کمر بستہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ ہے جس پر ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپؑ کے ذریعہ ہی قرآن کریم کے علوم ہم تک پہنچے ہیں اور آپؑ نے

ہمیں حقیقی علوم عطا فرمائے ہیں۔ ان لوگوں کو فکر کرنی چاہیے کہ جماعت پر الزام لگاتے ہیں۔ یہ لوگ جو باز نہیں آرہے اللہ تعالیٰ انہیں بغیر مواخذے کے نہیں چھوڑے گا۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے قرآن کریم کے انصاف قائم کرنے کے متعلق حکم پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ یہ اصول دنیا کے امن کی ضمانت ہیں۔ دنیاوی جنگوں میں ملوث قومیں اس اصول کو سمجھ لیں تو امن قائم ہوسکتا ہے۔ اگر انصاف قائم نہیں کریں گے تو تباہی یقینی ہے۔

قرآن کی کامل تعلیم کا اعلان کرکے حضرت مسیح موعودؑ نے یہ اعلان فرمایا کہ اگر کوئی قرآن کے مقابل پر کوئی صداقت جو اس میں موجود نہ ہو وہ دکھادے یا کوئی صداقت جو کسی اور کتاب میں اس سے بہتر بیان ہو ہمیں دکھادے تو ہم سزائے موت قبول کرنے کے لیے تیار ہیں۔

آج قرآن ہی دنیا میں واحد خدا کا کلام ہے جس میں توحید اور تعظیم الٰہی اور وحدانیت الٰہی اکمل طور پر موجود ہے اور قرآن خدا پر کوئی عیب نہیں لگاتا اور زبردستی کوئی تعلیم نہیں منواتا اور لوگوں کے اقوال یا افعال میں جو خرابیاں ہیں ان کی اصلاح کرتا ہے اور ہر فساد کی مدافعت اسی طرح کرتا ہے جس طرح وہ پھیلا ہوتا ہے۔

حضور انور نے دعا کی کہ اللہ ہمیں قرآن کو صحیح طور پر پڑھنے، سمجھنے اور اپنی عملی زندگیوں میں لاگو کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور رمضان کے بعد بھی ہم قرآن سے ایسے ہی فیض اٹھانے والے ہوں جیسے ہم رمضان میں حاصل کرتے ہیں۔

دعاؤں کی تحریک

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے رمضان میں دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جماعت کے مخالفین کے شر سے بچنے کے لیے خاص طور پر دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر شریر کے ہاتھ کو روکے اور ان کی پکڑ کے سامان فرمائے۔ نیز دنیا کے عمومی حالات اور فلسطین کے مسلمانوں کے لیے بھی خصوصی دعاؤں کی تحریک کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو ظالموں کے ظلم سے بچائے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 14 اپریل 2023ء

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرمعارف ارشادات کی روشنی میں لا الٰہ الا اللہ کی پُرمعارف تشریح

رمضان المبارک کے آخری عشرے سے بھرپور فائدہ اُٹھانے اور حقیقی لیلۃ القدر حاصل کرنے کے لیے لا الٰہ الا اللہ کو اپنے دل و دماغ کی آواز بنانا ہوگا۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 اپریل 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لا الٰہ الا اللہ وہ کلمہ ہے جو توحید کی بنیاد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اُس شخص پر آگ کو حرام کردیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے لا الٰہ الا اللہ پڑھا۔ پس جب اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اُس کی طرف جھکتے ہوئے اپنی توجہ کو خالص اللہ تعالیٰ کی طرف کرتے ہوئے انسان لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتا ہے۔

جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ اُس پر حرام کردے گا اور یہی تعلیم تھی جو تمام انبیاء لے کر آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل کلمہ جو میں نے اور پہلے نبیوں نے کہا وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ہے۔ پس یہ تعلیم تمام انبیاء کی ہے لیکن بدقسمتی سے انہی انبیاء کی قوموں نے اس تعلیم کو براہ راست یا بالواسطہ بھول کر شرک کا ذریعہ بنالیا۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں شامل کرکے وہ کامل تعلیم دی جس نے شرک کا بکلی خاتمہ کردیا اور آپؐ نے توحید کا حقیقی سبق دے کر ہماری دنیا و عاقبت سنوار دی۔ پس اب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیم پر عمل کرے گا اور خالص ہوکر خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرے گا وہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بھی حصہ پائے گا۔

آپؐ کی شفاعت کے لیے خالص دل کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار ہے جس میں دنیا کی ملونی نہ ہو۔ آپؐ وہ آخری اور کامل نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے شفاعت کا اختیار دیا ہے اور آپؐ کی شفاعت کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آپؐ پر ایمان بھی ضروری ہے۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے اسلامی احکام کو کھول کر اُن کی گہرائی اور حکمت کے ساتھ ہمیں بتایا۔ جہاں آپؑ نے لاالٰہ الا اللہ کی گہرائی کے بارے میں ہمیں بتایا وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارہ میں بھی ہمیں بتایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمودہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ کی تشریح آپ ہی فرمادی۔ اس میں تین نشانیوں کا ہونا از بس ضروری ہے۔ پہلا اَصْلُهَا ثَابِتٌ جس کی جڑیں مضبوطی سے قائم ہیں۔ دوسری نشانی فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ ہے کہ اُس کی شاخیں آسمان کی بلندی تک پہنچی ہوئی ہیں۔ تیسری نشانی تُؤْتِیْٓ اُکُلَهَا کُلَّ حِیْنٍ کہ ہر وقت تازہ پھل دیتی ہے۔ فرمایا کہ اسلام ہی وہ دین ہے جو اس معیار پر پورا اُترتا ہے۔ مزید فرمایا کہ پہلی نشانی اصول ایمانیہ جس سے مُراد کلمہ لاالٰہ الا اللہ ہے جس کو اس قدر وصف سے قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے جس کے تمام دلائل چند جزو میں ختم نہیں ہوسکتے۔ خدا تعالیٰ کی تمام مصنوعات اور نظام عالم کا سلسلہ صاف طور پر بتلا رہا ہے کہ اس عالم کا ایک موجد اور صانع ہے جس کے لیے یہ ضروری صفات ہیں کہ وہ رحمٰن، رحیم، قادر مطلق، واحد لاشریک، ازلی ابدی اور مدبر بالارادہ بھی ہو۔ ہمارا خدا ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ وہ ہر مخلوق کا خالق ہے اور تمام حاجات کے لیے اُس کے حضور ہی جھکنا ہے۔ پس جب ایمان کی یہ حالت ہوجائے تو وہ کامل ایمان ہوتا ہے جس میں شرک کی ملونی ہو ہی نہیں سکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی وہ کامل ہستی ہے جس سے مدد مانگنے کا حق ہے اور کوئی اور اس کا حق نہیں رکھ سکتا۔ اسی پر قرآن کریم نے زور دیا چنانچہ فرمایا کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی عبادت بھی تیری کرتے ہیں اور تیری عبادت کرنے کے لیے مدد بھی تجھ سے ہی چاہتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ استمداد کا اصل حق اللہ تعالیٰ کا ہی ہے۔ دوسرے درجہ پر یہ حق اہل اللہ اور مَردانِ حق کو دیا گیا کہ اُن کی دعاؤں سے بھی مدد ہوتی ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے پہلے حصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کا محبوب اور مطلوب اللہ تعالیٰ ہی ہونا چاہیے اور دوسرے حصے سے رسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کا اظہار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا کہ لاالٰہ الا اللہ کا حق ادا نہیں ہوتا جب تک کہنے والا اپنے اقرار میں عملی طور پر ثابت نہ کردے اور یہی ایمان کی شرط ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد پر عمل کرنا بھی ضروری ہے تب کہیں انسان لاالٰہ الا اللہ پر عمل کرنے والا بنتا ہے اور تب ہی ایسا انسان خدا تعالیٰ کے حضور جھوٹا نہیں ہوتا۔

اس کلمے کا دوسرا جزو نمونہ کے لیے ہے۔ انبیاء علیہم السلام نمونوں کے لیے آتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع نبی تھے جن میں تمام نبیوں کے نمونے جمع تھے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر صحیح عمل اور صحیح تشریح آپؐ نے ہی فرمائی اور اس پر عمل کر کے دکھایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اپنے ماننے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی۔ ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہے جب تک اپنے وجود کو ترک کر کے خالص ہو کر جس کی بیعت کی ہے اُس کے ساتھ نہ ہوجائے تب ہی بیعت فائدہ دے گی۔ جہاں تک ممکن ہو طریقوں اور عبادات میں مُرشد کے ہم رنگ ہو اور صبح سے شام تک اپنا حساب کرنا چاہئے کہ کس حد تک ہم نے لاالٰہ الا اللہ پر عمل کیا ہے۔

پھر فرمایا کہ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مسلمان کلمہ پڑھ لے اور سُست ہوجائے بلکہ اپنی تجارتوں اور ملازمتوں میں مصروف ہو لیکن خدا کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت کو تجارت کے وقت بھی ملحوظ رکھے۔ ہر معاملے میں دین کو مقدم رکھے۔ دنیا مقصود بالذات نہ ہو۔ اصل مقصود دین ہو پھر دنیا کے کام بھی دین ہی ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ نے بھی مشکل سے مشکل وقت میں خدا کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی خدا سے غافل ہوئے اور نہ نمازیں چھوڑیں بلکہ دعاؤں سے کام لیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کلمہ کی حقیقت اور اس کے معنی اور اس پر عمل کرنے کی بابت فرماتے ہیں کہ تمہیں اس پر ہی خوش نہیں ہونا چاہئے کہ ہم مسلمان کہلاتے ہیں اور لاالٰہ الا اللہ کے قائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ صرف قیل و قال سے راضی نہیں ہوتا جب تک عملی حالت درست نہ ہو۔ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ اگر کوئی شخص صرف زبان سے کہتا ہے کہ میں خدا کو وحدہٗ لاشریک مانتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاتا ہوں اور یہ اقرار صرف زبان سے ہی ہے اور دل معترف نہیں تو اس سے نجات نہیں ملے گی۔ ایمان لانا یہی ہے کہ عملی حالت میں اُن اُمور کو ظاہر کردے جو اللہ تعالیٰ کے احکام قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں اور پھر درحقیقت عملی طور پر دین کو دنیا پر مقدم کردے۔ پس جس نے صدق دل سے لاالٰہ الا اللہ کو مان لیا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ پھر بجز خدا کے اُس کا کوئی پیارا نہیں رہ سکتا اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوتا ہے اور تکلیفوں سے وہ پریشان نہیں ہوتا کیونکہ اُسے یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ولی کی مدد کے لیے فوراً پہنچتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں کہ جب تک حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا نہیں کرتے اُس وقت تک لاالٰہ الا اللہ کا حقیقی مفہوم نہیں پاسکتے۔ ایک بھائی دوسرے کا حق مارتا ہے اور اسباب پر اس حد تک بھروسہ کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو محض عضوِ معطل قرار دے رکھا ہے۔ بہت ہی کم لوگ ہیں جنہوں نے توحید کے اصل مفہوم کو سمجھا ہے۔ اگر انسان کلمے کی حقیقت سے واقف ہوجاوے اور عملی طور پر اُس پر کاربند ہوجاوے تو وہ بہت بڑی ترقی کرسکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کا مشاہدہ کرسکتا ہے۔ سچا موحد اُسی وقت ہی بن سکتا ہے جب تمام بدیاں دُور کردے۔ پس اس

رمضان میں ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اِن بدیوں سے اپنے آپ کو پاک کریں اور لاالٰہ الا اللہ پر حقیقی طور پر ایمان لانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ رمضان کے ان بقایا دنوں میں ہم کوشش اور دعا سے اپنے اندر کی تمام بدیاں نکالنے والے بن جائیں۔

رمضان کے آخری عشرے میں ہم لیلۃ القدر کی باتیں کرتے ہیں۔لیلۃ القدر تو حقیقت میں اس وقت ملتی ہے جب ہم اپنا ہر قول اور فعل اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق کرنے کے لیے تیار ہو جائیں،اس پر عمل کرنے والے ہوں اور اسے مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے ہوں۔ یہی وہ حقیقی نشانی ہے جو لیلۃ القدر کے پانے کی نشانی ہے۔ اصل نشانی یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں کیا انقلاب پیدا ہوا۔

بعض جماعتوں نے رمضان میں تین دن خاص طور پر دعاؤں کے پروگرام بنائے ہیں۔ اگر تو ہم نے یہ تین دن خاص طور پر اس لیے مقرر کیے ہیں کہ تین دن دعاؤں میں لگا لو اور پھر اپنی پرانی طرز زندگی پر آجاؤ اور لاالٰہ الا اللہ کے حقیقی مقصد کو بھول جاؤ تو ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کے حال کو جانتا ہے، ہماری نیتوں کو جانتا ہے، اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ ایسی صورت میں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے یہ دن گزارنا چاہتے ہیں تو پھر اس عہد کے ساتھ گزارنے ہوں گے کہ اب یہ دن ہماری زندگیوں کا مستقل حصہ بن جائیں گے۔

پھر یہ تکلیفیں جو مخالف ہمیں پہنچا رہا ہے ان کو دور کرنے کے لیے خدا تعالیٰ اپنی خاص تائید و نصرت ظاہر فرمائے گا۔ ان شاء اللہ

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے کہ آپؑ اور آپؑ کی جماعت کو فتح عطا فرمائے گا۔ جلد یا کچھ عرصے بعد۔ ہاں اگر ہم لاالٰہ الا اللہ کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اپنا معبود، مقصود اور محبوب صرف خدا تعالیٰ کی ذات کو بنا لیں اور دنیا سے زیادہ ہمیں خدا تعالیٰ سے محبت اور اس کو پانا ہمارا مقصود ہو تو انقلاب جلدی آسکتا ہے۔ ہمیں اپنی حالتوں میں مستقل تبدیلی کرنے کا عہد کرنا ہو گا۔

رمضان کا آخری عشرہ جہنم سے نجات کا عشرہ ہے جس نے لاالٰہ الا اللہ دل سے پڑھا اس پر جہنم کی آگ حرام ہوگئی لیکن انسان کے مستقل عمل ضروری ہیں۔ پس اس آخری عشرے سے بھرپور فائدہ اُٹھانے اور حقیقی لیلۃ القدر حاصل کرنے کے لیے لاالٰہ الا اللہ کو اپنے دل و دماغ کی آواز بنانا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ دنیا کے عمومی امن و استحکام کے لیے بھی دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ انسانیت پر رحم اور فضل فرمائے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 21 اپریل 2023ء

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرمعارف ارشادات کی روشنی میں تقویٰ کی تشریح اور اس کے حصول کی تلقین

جمعے کے دن میں ایسی مبارک گھڑی آتی ہے کہ اُس میں جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

تین چار دن یا ہفتے کی دعائیں نہیں بلکہ مستقل دعائیں کریں (پاکستان اور دنیا بھر میں موجود احمدیوں کے لیے دعا کی تلقین)

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 اپریل 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج رمضان کا آخری جمعہ ہے، رمضان گزر گیا، اور بہت سے ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے رمضان میں عبادت اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لیے منصوبے بنائے ہوں گے لیکن وہ ان پر عمل نہیں کر سکے۔

جمعے کے دن میں ایسی مبارک گھڑی آتی ہے کہ اُس میں جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ سو رمضان کے اس آخری دن میں جو اَب چند گھنٹے باقی ہیں ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں سے صرفِ نظر فرماتے ہوئے ہمیں یہ توفیق دے کہ ہم اپنی زندگیوں کو مستقل اس طریق پر چلانے والے بن جائیں جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔

جب ہم خود اپنی زندگیوں کو تقویٰ پر چلاتے ہوئے ایک جمعے سے دوسرے جمعے تک گزاریں گے اور یوں ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک یہ سلسلہ جاری رہے گا تو یقیناً ہم اپنی نسلوں کو بھی تقویٰ اور دین داری پر قائم کرنے والے ہوں گے اور اس

طرح ہم اس حقیقی مقصد کو پانے والے ہوں گے جس کے لیے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ سلسلہ قائم فرمایا تھا۔

تقویٰ ہی وہ مقصد ہے جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت زور دیا ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو بھیجے ہی اس لیے گئے ہیں تا کہ ہمارے تقویٰ کے معیار اونچے ہوں۔ایک موقع پر آپؑ نے فرمایا مَیں بھیجا گیا ہوں تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو سو یہی افعال میرے وجود کی علتِ غائی ہیں۔ پس آپؑ کا زمانہ جو خلافت علیٰ منہاج النبوۃ پر قائم ہوتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق قیامت تک جاری رہنے والا زمانہ ہے؛اس میں آپؑ کے ماننے والے ہی ہیں جنہوں نے سچائی پر قائم رہتے ہوئے اپنی عبادتوں کے اونچے معیار قائم کرنے ہیں اور یہ مقصد صرف ایک مہینے کی عبادتوں یا نیکیوں کی کوششوں سے تو حاصل نہیں ہوسکتا۔اگر ہم اپنی عبادات پر دوام اختیار کرتے ہوئے قائم ہوجائیں گے تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو فرمایا کہ مَیں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں۔ پس اگر ہم اس رنگ میں اپنی زندگیاں گزار رہے ہوں گے تو ہم اپنے عملوں سے دنیا کو یہ پیغام دے رہے ہوں گے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنا چاہتے ہو تو آؤ! اور آنحضرت ﷺ کے اس غلامِ صادق کو قبول کرو۔

حقیقی تقویٰ کیا ہے اور اس پر چلنے والا کیسا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کیا سلوک ہوا کرتا ہے اس حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حقیقی تقویٰ کے ساتھ جہالت جمع نہیں ہوسکتی۔

حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے جیسا کہ اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لیے اتقا کی صفتِ قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیر میں فرق رکھ دے گا۔وہ فرق یہ ہے کہ تمہیں ایک نور دیا جاوے گا،وہ نور تمہارے افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا، تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر حرکت اور سکون میں نور ہوگا۔پس یہ وہ مقام ہے جو ایک مومن اور متقی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ رمضان گزر گیا تو بھی ہم اس مقام کو حاصل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں،خوش قسمت ہوں گے ہم میں سے وہ جو اس مقام کو حاصل کرلیں۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ زمانہ خاص طور پر شیطان کے حملوں کا زمانہ ہے اور وہ اپنے تمام حیلوں اور مکروں اور ہتھیاروں سے حملے کر رہا ہے، ایسے میں ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف پہلے سے زیادہ جھکنے کی ضرورت ہے۔

ٹی وی ہو، سوشل میڈیا ہو یا دوسرے پروگرام، بچوں کے سکول یا ان کے پروگرام، ہر جگہ شیطان نے دجال کے ذریعے ایسا جال بُن دیا ہے کہ جس سے اللہ کے فضل کے بغیر بچنا ناممکن ہے۔اس وقت سب سے زیادہ فکر تو ہمیں اپنے بچوں کو شیطان کے حملوں سے بچانے کی ہے۔اس کے لیے والدین اور جماعتی نظام کو کوشش بھی کرنی چاہیے۔اس مقصد کے لیے ہر عاقل بالغ احمدی کو تقویٰ کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہوں گے تب ہی ہم اپنی نسلوں کو شیطان کے ان حملوں سے بچا سکیں گے۔ رمضان کے بعد ہمیں آرام سے بیٹھ نہیں جانا چاہئے، بلکہ اپنے قرآن کے علم اور دینی علم کو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

شیطان کے حیلوں اور مکروں کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک موقع پر فرماتے ہیں یاد رکھنا چاہئے کہ دجال اصل میں شیطان کے مظہر کو کہتے ہیں جس کے معنی ہیں راہِ ہدایت سے گمراہ کرنے والا۔آخری زمانے کے متعلق کتابوں میں لکھا ہے کہ اس وقت شیطان کے ساتھ بہت جنگ ہوں گے لیکن آخر کار شیطان مغلوب ہو جائے گا۔گو ہر نبی کے زمانے میں شیطان مغلوب ہوتا رہا ہے لیکن وہ صرف فرضی طور پر تھا حقیقی طور پر اس کا مغلوب ہونا مسیح کے ہاتھوں مقدر تھا اور خدا تعالیٰ نے یہاں تک غلبے کا وعدہ دیا ہے کہ فرمایا کہ تیرے حقیقی تابع داروں کو بھی دوسروں پر قیامت تک ہمیشہ غالب رکھوں گا۔غرض شیطان اس آخری زمانے میں پورے زور سے جنگ کر رہا ہے مگر آخری فتح ہماری ہی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ سچ ہے کہ وہ میرے متبعین کو قیامت تک میرے منکروں اور مخالفوں پر غلبہ دے گا لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ متبعین میں ہر شخص محض میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے اندر اتباع کی پوری پوری کیفیت پیدا نہیں کرتا۔

فرمایا: واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کر لینا کچھ چیز نہیں جب تک دل کی عزیمت اور دعا سے اس پر پورا عمل نہ ہو۔پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہوتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے کہ اِنِّی اُحافظ کلّ مَن فی الدّار۔یعنی ہر ایک جو تیری چار دیواری کے اندر ہے اسے مَیں بچاؤں گا۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ شیطان لاحول سے بھاگتا ہے۔مگر وہ ایسا سادہ لوح نہیں ہے کہ صرف زبانی طور پر لاحول کہنے سے بھاگ جائے۔ اس طرح سے تو خواہ سو دفعہ لاحول پڑھا جائے شیطان نہیں بھاگے گا۔اصل بات یہ ہے کہ جس کے ذرّے ذرّے میں لاحول سرایت کر جاتا ہے اور جو ہر وقت خدا تعالیٰ سے ہی مدد اور استعانت طلب کرتے رہتے ہیں اور اس سے ہی فیض حاصل کرتے رہتے ہیں وہ شیطان سے بچائے جاتے ہیں۔

ایک موقع پر آپؑ فرماتے ہیں کہ دعا میں مقناطیسی اثر ہوتا ہے وہ فیض اور فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔جب تک انسان کتاب اللہ کو مقدم نہیں کرتا اور اسی کے مطابق عمل درآمد نہیں کرتا تب تک اس کی نمازیں محض وقت کا ضائع کرنا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔ پس جب ہم اس مغز کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو نماز کا بھی اور عبادت کا بھی حق ادا کرنے والے بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بنیں گے۔

ظاہری نمازیں تو ورنہ کوئی فائدہ نہیں دیتیں بے شمار نمازی ہیں جو مسجدوں میں جاکر نمازیں پڑھ کر پھر ظلم و تعدّی کی انتہا کیے ہوئے ہیں۔ یہ دہشت گرد تنظیمیں، نام نہاد ملّاں اللہ اور اس کے رسول کے نام پر کیا کیا ظلم نہیں کر رہے۔ ان لوگوں نے دنیا کا امن برباد کیا ہوا ہے۔

ہماری نمازیں کس طرح کی ہونی چاہئیں اس حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یادر کھنا چاہئے کہ نماز ہی وہ شئے ہے جس سے تمام مشکلات آسان ہوجاتی ہیں اور سب بلائیں دُور ہوجاتی ہیں۔ مگر نماز سے وہ نماز مراد نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہوجاتا ہے اور آستانہ احدیت پر گر کر ایسا محو ہوتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نمازوں کا حق ادا کرنے کی توفیق دے۔ ہم اپنی نسلوں کو ایسی عبادات کی عادت ڈالنے والے بنیں جو ان کی اور آنے والی نسلوں کی بقا کی ضامن بن جائیں۔

دجال نے اس زمانے میں تباہ ہونا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہوگی کہ اگر ہم ان لوگوں میں شامل ہوجائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شمولیت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ یہ حق ادا کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک نسخہ گریہ وزاری اور تضرع اور ابتہال کو بھی بیان فرمایا ہے۔ یہ مقام حاصل کرنے کے لیے آپؑ فرماتے ہیں کہ چاہئے کہ تمہارے دن اور رات غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ پاکستان کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں شریروں اور مخالفوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ خود پاکستان میں رہنے والے احمدی بھی اپنے لیے دعا کریں۔ تین چار دن یا ہفتے کی دعائیں نہیں بلکہ مستقل دعائیں کریں۔ اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ڈھالنے کا عہد کریں۔

برکینا فاسو، بنگلہ دیش، الجزائر اور دنیا کے ہر ملک کے احمدیوں کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو دشمن کے شر سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے اور دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر ان دعاؤں کو قبول بھی فرمائے۔

آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اپریل 2023ء

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاداتِ مبارکہ کی روشنی میں مشکلات اور تکالیف پر صبر کرنے کی نصیحت

ہم نے جماعت کے وسیع تر مفاد کے لیے مشکلات کو صبر سے برداشت کرنا ہے

ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 اپریل 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض لوگ مجھے پُر زور دلیلوں کے ساتھ لکھتے ہیں کہ پاکستان میں یا کسی اور جگہ جماعت کے حالات پر ہمیں صبر کے بجائے کچھ ردّ عمل دکھانا چاہئے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثالیں دیتے ہیں کہ بعض جگہ آپؓ نے اس کی اجازت دی۔ یہ بالکل غلط باتیں ہیں جو آپؓ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ آپؓ نے قانون کے دائرے میں رہ کر بعض باتیں کیں لیکن بلا سوچے سمجھے بلوائیوں کی طرح جلوس نکالنے کی اجازت نہیں دی۔ اگر کہیں کوئی احتجاج کسی صورت میں ہوا تو وہ خلیفۂ وقت کی اجازت کے ماتحت تھا۔ یہ نہیں کہ ہر کوئی افسر لوگوں کو اکٹھا کرکے احتجاج شروع کر دے۔

تقسیم ہند سے پہلے جب انگریزوں کی حکومت تھی اور ہمارے مخالف افسروں نے کوشش کی کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریروں کو اشتعال انگیز قرار دے کر آپؓ پر ہاتھ ڈالا جائے لیکن ہر دفعہ اس لیے ناکام ہوتے تھے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مخالفین اور حکومت کے افسران کو اُن کا چہرہ دکھا کر ہمیشہ جماعت کو آخر پر فرمایا کرتے تھے کہ انبیاء کی جماعتوں کا کام صبر اور قانون کی پابندی ہے۔ جب بھی مخالف افسران نے کوشش کی اُن کے منصوبوں پر پانی پھر جاتا تھا۔ یہ کس طرح ہوسکتا تھا کہ آپؓ کوئی ایسی بات کرتے جو اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے خلاف ہوتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے تو بے شمار جگہ صبر اور دعا کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ جن کے پاؤں نازک ہیں اور میرے ساتھ خار دار راستوں پر نہیں چل سکتے وہ بے شک مجھے چھوڑ دیں۔ پس یہ صبر ہی ہے جو دنیا میں جماعت کی انفرادیت قائم کئے ہوئے ہے۔

کئی میڈیا والوں کو بھی مَیں اکثر جواب دیتا ہوں کہ جو لوگ ہمیں تکلیف پہنچا رہے ہیں، جو ظلم کر رہے ہیں ان میں سے ہی احمدی بھی ہوئے ہیں اور مزید لوگ بھی آرہے ہیں۔ ہمارے مزاج بھی ان جیسے ہی تھے ہم بھی ایسا ہی ردِّ عمل دکھا سکتے ہیں لیکن ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے جنہوں نے امن قائم رکھنے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے یہ تعلیم دی ہے کہ تم نے امن سے کام لینا ہے البتہ قانون کے دائرے میں رہ کر اپنے حقوق لینے کی کوشش کرو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صبر دو قسم کا ہے۔ ایک صبر یہ ہے کہ انسان کو کسی ردِّ عمل کی طاقت ہو اور پھر وہ صبر دکھائے۔ دوسرے اُس وقت کا صبر ہے جب مقابلے کی طاقت ہی نہ ہو یعنی مجبوری کا صبر ہے۔ طاقت ہوتے ہوئے صبر یہی ہے کہ ظلم کرنے والوں کا جواب نہ دینا اور اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر کا مظاہرہ کرنا اور مجبوری کا صبر یہ ہے کہ طاقت نہ ہوتے ہوئے آسمانی آفات پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر صبر کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف جگہوں پر صبر کی تلقین فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کو سامنے رکھتے ہوئے صبر کے تین معنی ہیں۔ پہلا گناہ سے بچنا اور اپنے نفس کو اُس سے روکنا۔ دوسرا نیک اعمال پر استقلال سے قائم رہنا۔ تیسرا جزع فزع سے بچنا۔

پہلے معنے کے رُو سے متواتر اور استقلال کے ساتھ اُن بدیوں سے رُکنا ہے جو اُسے اپنی طرف کھینچ رہی ہیں اور اُن بدیوں کے لیے تیار رہنا جو آئندہ اُسے کھینچ سکتی ہیں۔ دوسرے معنے کی رُو سے انسان استقلال کے ساتھ اُن نیکیوں پر قائم رہے جو اُسے حاصل ہو چکی ہیں اور اُن کے لئے کوشش کرے جو ابھی اُسے نہیں ملی ہیں۔ یہ بھی صبر کی ایک قسم ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہے اور یہ قرب دعاؤں سے ہی مل سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ۝(سورۃ البقرۃ 46:2)اور صبر اور دعا کے ذریعہ سے اللہ سے مدد مانگو اور بے شک فروتنی اختیار کرنے والوں کے سِوا دوسروں کے لئے یہ اَمر مشکل ہے۔ اللہ کا خوف رکھنے والے اور عاجزی دکھانے والے ہوں وہی ایسے صبر کا مظاہرہ کرسکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والا ہو۔ پھر فرمایا کہ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَـٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ۝ (سورۃ الرعد 23:13) اور جنہوں نے اپنے ربّ کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا ہے اور نماز کو عمدگی سے ادا کیا ہے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چھپ کر بھی اور ظاہر بھی ہماری راہ میں خرچ کیا ہے اور جو بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دُور کرتے رہتے ہیں اُنہی کے لیے اس گھر کا بہترین انجام مقدر رہے۔ پس صبر مستقل مزاجی، عاجزی اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کا نام ہے۔ یہ اُس وقت ہو گا جب ہم اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق کریں گے اور اپنی زندگیوں کو گزاریں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہمارا مقصود ہو گا۔

دشمن یہ چاہتا ہے کہ ہمارا ردّ عمل ہو تو وہ مزید سختیاں کریں، ہمارے نظام پر پابندیاں لگانے کی کوشش کریں۔ اس وقت بعض حکومتی افسران مخالفین کی پشت پناہی کر رہے ہیں تو اس طرح کے ردِّ عمل پر حالات خراب ہوتے ہیں۔ بعض ایسے واقعات جماعت کی تاریخ میں ہیں کہ ایسے واقعات کی وجہ سے جماعت کو نقصان ہوا لیکن جب صبر کے ساتھ حالات بہتر کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کا فائدہ بھی ہوا۔ اس طرح بعض افسران پر اس کا مثبت اثر بھی ہوا ہے۔ ہمارے مار دھاڑ کے ردّ عمل سے زیر تبلیغ افراد پر بھی بُرا اثر پڑے گا اور اُنہیں کہنے کا حق ہو گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے کیا تبدیلی پیدا کی کہ ہم ان کی جماعت میں آجائیں؟ پس یہ بات یاد رکھیں کہ ہم نے جماعت کے وسیع تر مفاد کے لیے مشکلات کو صبر سے برداشت کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ دوسروں کی سختیوں کو صبر کے ساتھ جھیلو اور برداشت کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کئی لوگ آپؐ اور صحابہؓ کا صبر دیکھ کر ہی ایمان لائے تھے۔ یہ مثالیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے زمانے میں بھی ملتی ہیں کہ کئی لوگ آپؑ کا صبر اور اخلاق دیکھ کر آپؑ کی جماعت میں شامل ہوئے اور آج بھی یہی حالات ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کے لئے بھی وہی مشکلات ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئیں۔ یاد رکھو اس قسم کی مشکلات کا آنا ضروری ہے تا کہ خدا تعالیٰ پر ایمان قوی ہو اور پاک تبدیلی کا موقع ملے۔ مجھے بہت دُکھ ہوتا ہے جب پتا چلتا ہے کہ جماعت کا کوئی شخص کسی سے لڑا ہے۔ اگر کوئی شخص صبر سے کام نہیں لیتا تو وہ اس جماعت میں سے نہیں۔ پس اپنے معاملے کو خدا کے سپرد کر دو۔ گالیاں سُن کر بھی برداشت سے کام لو۔ جب میں صبر کرتا ہوں تو تمہارا کام ہے تم بھی صبر کرو۔

آج دنیا کے ہر ملک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کا پیغام پہنچ چکا ہے اور جماعت قائم ہے۔ کیا یہ کسی ردِّ عمل یا طاقت کے اظہار سے ہوا ہے نہیں بلکہ قربانیوں اور صبر اور دعاؤں کے نتیجہ میں ہوا ہے۔ پس ہمیں صبر کا مظاہرہ کرتے رہنا ہو گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کی قوم نے اُن کو

فوراً قبول کرلیا تھا اس لئے اُنہیں اپنی قوم کی طرف سے کوئی مشکل پیش نہیں آئی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قوم سے ہی انکار اور مشکلات در پیش تھیں۔ آپؐ کے مصائب کا سلسلہ تیرہ برس تک چلا گیا لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو صبر اور استقلال کی ہدایت ہوتی تھی۔ بار بار حکم ہوتا تھا کہ جس طرح پہلے نبیوں نے صبر کیا تُو بھی صبر کر۔ پس آپؐ کبھی سُست نہ پڑتے اور ہمیشہ قدم آگے پڑتے تھے۔

ایک احمدی کسی گاؤں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے گاؤں میں مدرسے کا ملازم ایک مولوی سخت مخالف ہے اور مجھے بہت تکلیف دیتا ہے حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُس کی تبدیلی وہاں سے کر دے۔ آپؑ مسکرائے اور فرمایا کہ اس جماعت میں جب داخل ہوئے ہو تو اس کی تعلیم پر عمل کرو۔ اگر تکالیف نہ پہنچیں تو پھر ثواب کیونکر ہو۔ پیغمبر خدا نے تیرہ برس دُکھ اُٹھائے مگر صحابہ کو صبر ہی کی تعلیم دی۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا میں پھیلائے اور خدا تعالیٰ تمہیں ان کے ذریعے سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے۔ تھوڑی مدت صبر کے بعد دیکھو گے کہ کچھ بھی نہیں ہے جو شخص دُکھ دیتا ہے یا تو توبہ کر لیتا ہے یا فنا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر کرنے والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہے۔ پھر فرمایا کہ دنیاوی لوگ اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں لیکن خدا مجبور نہیں۔ پس اپنے اعمال کو صاف کرو، غفلت نہ کرو غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو، تا کہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔ سچی توبہ عمدہ بیج کی طرح ہے جو اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر کے واسطے مامور کئے گئے ہیں تم اِن کے لئے دعا کرو کہ خدا تعالیٰ ان کو بھی ہدایت دے۔ پس ہماری بھی کامیابی اسی میں ہے کہ ہم آپؑ کے نقش قدم پر چلیں۔

پھر فرمایا کہ ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا، اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہے۔ پس یہ وہ نصائح ہیں جو ہماری کامیابی اور ترقی کی بنیاد ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق اگر ہم صحیح رنگ میں ان نصائح پر توجہ دیتے رہیں گے تو ہماری کامیابی ہے۔ ہماری کامیابی ان شاء اللہ مقدر ہے۔ اگر ہر احمدی اپنی ذمہ داری کو سمجھ لے تو بہت سے مسائل کا حل ہمارے رویّوں اور دعاؤں سے نکل سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صبر اور دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کے حصول کے لئے اِن باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 10، 24، 14، 28 اپریل 2023ء)

*****

لازمی چندوں کی ادائیگی

جماعت احمدیہ کینیڈا کا مالی سال 30 جون کو ختم ہو رہا ہے۔ تمام وہ افراد (مرد اور خواتین) جن کی کوئی بھی آمد ہو جیسے روزگار، تجارت، جزوی ملازمت، سوشل ویلفیئر، معذوری الاؤنس وغیرہ (Old Age Benefit, Employment Insurance, Pension, Disablity, etc.) ان پر چندہ ادا کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح ہماری نوجوان نسل کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ لازمی چندہ جات کی ادائیگیوں کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار توجہ دلا چکے ہیں کہ لازمی چندوں کو دوسرے چندوں کی تحریکات پر فوقیت حاصل ہے۔ اس لئے سب سے پہلے لازمی چندوں کو باشرح ادا کریں۔

احباب جماعت اور خواتین سے گزارش ہے کہ اپنے لازمی چندوں کا جائزہ لیں اور اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو اس کمی کو جلد از جلد پورا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ آپ کے اموال اور نفوس میں برکت ڈالے۔ آمین۔

خالد محمود نعیم

نیشنل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا

ماحول میں نفاست کا اظہار ہونا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”جلسہ گاہ اور اس کے ماحول میں نفاست کا اظہار ہونا چاہئے اس طرف توجہ کریں۔ کسی قسم کا بھی گند نہیں ہونا چاہئے، ایک بھی لفافہ، پلیٹ، کپ، گلاس وغیرہ کہیں پڑا نظر نہ آئے صفائی کا یہ شعبہ بڑا فعال ہونا چاہئے۔ صفائی کا معیار اعلیٰ ہونا چاہئے، صفائی مہمانوں پر اور دیکھنے والوں پر بہت اثر پیدا کرتی ہے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 17 جون 2005ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی جلسہ سالانہ کے متعلق اہم ہدایات

جلسہ سالانہ کی غرض وغایت

- یہ جماعتی جلسہ ہے کوئی میلہ نہیں ہے اور نہ اس میں میلہ سمجھ کر شمولیت ہونی چاہئے۔ اور نہ صرف میل ملاقات اور خرید وفروخت یا فیشن کا اظہار ہونا چاہئے۔
- ایک دوسرے سے ملو تو مسکراتے ہوئے ملو۔ اگر کوئی رنجشیں تھیں تو ان تین دنوں میں اپنی مسکراہٹوں سے انہیں ختم کردو۔ دوسری بات یہ کہ نیکیوں کو پھیلاؤ، نیکیوں کی تلقین کرو اور بری باتوں سے روکو۔ تو یہ جلسہ کی غرض وغایت بھی ہے۔ اس لئے جو جلسہ پر آئے ہیں وہ اِدھر اُدھر پھرنے کی بجائے جلسہ کے پروگراموں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں، اس میں بھرپور حصہ لیں۔
- اس بات کا خاص اہتمام ہونا چاہئے کہ خواتین بھی، بچے بھی خاموشی سے بیٹھ کر جلسہ سنیں اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

جلسہ کی برکات

- ... یہ آپ کا جلسہ سالانہ ہے بغیر کسی عذر کے کوئی غیر حاضر نہ رہے۔ بعض لوگ تین دن کی بجائے صرف دو دن یا ایک دن کے لئے آجاتے ہیں اور ان کے آنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جلسہ کی برکات کے حصول کی بجائے میل ملاقات ہو۔ حالانکہ جلسہ کی برکات کو اگر مدِنظر رکھا جائے تو تین دن حاضر رہنا ضروری ہے۔ جس حد تک ممکن ہو جلسہ کی تقاریر اور باقی پروگرام پوری توجہ اور خاموشی سے سنیں اور وقت کی قدر کرتے ہوئے کسی بھی صورت اسے ضائع نہ کریں۔

مہمانوں کو نصیحت

- مہمان بھی اگر کہیں کوتاہی دیکھیں تو نرمی سے توجہ دلادیں۔ کسی قسم کا غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنے وسیع انتظامات ہوتے ہیں۔ تھوڑی بہت کمیاں رہ جاتی ہیں وہ برداشت کرنی چاہئیں اور صرفِ نظر کرنا چاہئے۔ اور غصہ کو دبانے کا بھی ایک ثواب ہے۔

کارکنان کو ہدایات

- اپنے ساتھی کارکنوں سے بھی عزت اور احترام سے پیش آئیں۔ آپس میں محبت سے سارے کام اور ڈیوٹیاں سر انجام دیں۔
- جو میزبان ہیں ان کا یہ فرض ہے کہ مہمان کی مہمان نوازی اسی طرح خوش خلقی سے کرتے رہیں جب تک انتظام کے تحت اس مہمان نوازی کا انتظام ہے۔ یہ نہیں کہ ادھر جلسہ ختم ہوا اور ادھر ڈیوٹی والے کارکن غائب۔ پتہ نہیں کہاں گئے۔ اور انتظامیہ پریشان ہو رہی ہو۔ تو جو بھی ڈیوٹی دیں پوری محنت اور دیانتداری سے دیں۔
- اسی طرح کارکن بھی اگر مہمان کا غصہ دیکھیں تو نہایت نرمی کے ساتھ معذرت کر کے تکلیف دور کرنے کی کوشش کریں لیکن یاد رکھیں کہ مہمان سے سختی سے بات نہیں کرنی۔

مسجد کے آداب

- مسجد میں اور مسجد کے ماحول میں اس کے آداب اور تقدس کا خیال رکھیں۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں جو مارکی جلسہ کے لئے لگائی جاتی ہے اس میں نمازیں ہوں گی۔ اس لئے اس وقت کے لئے اس کو آپ کو مسجد کا ہی درجہ دینا ہوگا اور مکمل طور پر وہاں اس تقدس کا خیال رکھنا ہوگا۔

آدابِ نماز

- جلسہ کے ایام بالخصوص ذکرِ الٰہی کرتے اور درود پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں۔ اب اتنی دور سے مہمان تشریف لائے ہیں تو اگر نمازیں بھی نہ پڑھیں اور ان کی پابندی نہ کی تو پھر فائدہ کوئی نہیں ہوگا۔ اسی طرح انتظامیہ کے لئے لنگرخانہ میں یا ایسی ڈیوٹیاں جہاں سے ہلنا ان کے لئے مشکل ہے وہاں نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے۔ ان کے افسران کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔
- نماز کے دوران بعض اوقات بچے رونے لگ جاتے ہیں جس سے نماز میں بہرحال توجہ بٹتی ہے، خراب ہوتی ہے، جو نماز کا تعلق تھا وہ جاتا رہتا ہے۔ تو اس صورت میں والدین کو چاہئے اگر والد کے پاس بچہ ہے یا والدہ کے پاس بچہ ہے تو وہ اس کو باہر لے جائیں۔
- اگر چھوٹی عمر کے بچے ہیں تو مائیں یا اگر باپوں کے پاس ہیں تو باپ، پہلی صفوں میں بیٹھنے کی کوشش نہ کریں بلکہ پیچھے جا کر بیٹھیں۔ تا کہ اگر ضرورت پڑے تو نکلنا بھی آسان ہو۔
- نمازوں کے دوران اپنے موبائل فون بند رکھیں۔ بعضوں کو عادت ہوتی ہے کہ فون لے کر نماز پر آجاتے ہیں اور پھر جب گھنٹیاں بجنا شروع ہوتی ہیں تو نماز سے بالکل توجہ بٹ جاتی ہے۔

آدابِ گفتگو

- فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ باہمی گفتگو میں دھیماپن

اور وقار قائم رکھیں۔ تلخ گفتگو سے اجتناب کریں۔

- بعض لوگ بلند آواز سے تُوتُو، مَیں مَیں کرکے بات کر رہے ہوتے ہیں یا ٹولیوں کی صورت میں بیٹھ کر قہقہے لگا رہے ہوتے ہیں۔ ان تین دنوں میں ان تمام چیزوں سے جس حد تک پرہیز کر سکتے ہیں، کریں! بلکہ مکمل طور پر پرہیز کرنے کی کوشش کریں۔ ویسے بھی یہ کوئی اچھی عادت نہیں۔

نظم وضبط

- نظم وضبط کا خیال رکھیں اور منتظمین جلسہ سے بھرپور تعاون کریں اور ان کی ہر طرح سے اطاعت کریں۔

صفائی

- جلسہ کے دنوں میں راستوں کی صفائی کے علاوہ گراؤنڈ میں بھی اور جلسہ گاہ میں بھی بچے اور بڑے گند کر دیتے ہیں۔ تو قطع نظر اس کے کہ کس کی ڈیوٹی ہے جو بھی گند دیکھے اس کو اٹھا کر جہاں بھی کوڑا پھینکنے کے لئے ڈسٹ بن یا ڈبے وغیرہ رکھے گئے ہیں ان میں پھینکیں۔ مہمان بھی اور میزبان بھی دونوں ان چیزوں کا خیال رکھیں۔
- صفائی کے آداب ہیں۔ ٹائلٹ میں صفائی کو ملحوظ رکھیں۔ یاد رکھیں کہ صفائی بھی ایمان کا حصہ ہے۔
- اس ماحول میں ظاہری صفائی کا بہت خیال رکھا جاتا ہے۔ بلاوجہ انتظامیہ کو بھی اعتراض کا موقع نہ دیں اور اپنی یادداشت میں محفوظ کر لیں کہ صفائی کو ہر صورت میں آپ نے قائم رکھنا ہے۔

خواتین کو نصائح

- خواتین کے لئے ہدایت ہے کہ خواتین گھومنے پھرنے میں احتیاط اور پردہ کی رعایت رکھیں۔ تاہم جو خواتین احمدی مسلمان نہیں اور پردے کی ایسی پابندی نہیں کرتیں ان سے صرف پردے کی درخواست کرنا ہی کافی ہے۔ ہرگز کوئی زبردستی کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی ہونی چاہئے۔ اگر کسی وجہ سے کسی احمدی کو بھی نقاب کی دقت ہو تو پھر ایسی خواتین میک اپ میں نہیں ہونی چاہئیں۔ سادہ رہیں کیونکہ میک اپ کرنا بہرحال مناسب نہیں۔ سر ڈھانپنے کی عادت کو اچھی طرح رواج دیں۔ ایک ایسا ماحول پیدا ہو، خواتین کی طرف سے نظر آنا چاہئے کہ روحانی ماحول میں ہم یہ دن بسر کر رہے ہیں۔ پردہ نہ کرنے کے بہانے نہیں تلاش ہونے چاہئیں۔ اگر کوئی مجبوری ہے تو بہرحال جس حد تک حجاب ہے اس کو قائم رکھنا چاہئے اور یہ حکم بھی ہے۔
- بعض دفعہ خواتین کو دیکھا گیا ہے کہ عورتیں اکٹھی ہوئیں، باتیں کیں اور بس ختم اور یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کیا تقریریں ہوئیں اور کیا کہا گیا، کس قسم کے تربیتی پروگرام تھے۔

کھانے کے آداب

- ان دنوں میں بعض دفعہ کھانے کا بہت ضیاع ہوتا ہے۔ کھانے کے آداب میں تو یہ ہے کہ جتنا پلیٹ میں ڈالیں اس کو مکمل ختم کریں۔ کوئی ضیاع نہیں ہونا چاہئے۔ بلاوجہ حرص میں آ کر زیادہ ڈال لیا یا دیکھا دیکھی ڈال لیا۔ اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کریں کہ اس قسم کی کوئی حرکت نہیں ہونی چاہئے جس کا دوسروں پر برا اثر پڑ رہا ہو۔ اور یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ کھانا جو ضائع ہو رہا ہوتا ہے اکثر کارکنان کا یہ قصور نہیں ہوتا بلکہ لینے والے کا قصور ہوتا ہے۔
- اتنا ہی لیں جتنا آپ ختم کر سکیں۔ لیکن کارکنان کے لئے بہرحال یہ ہدایت ہے کہ اگر کوئی مطالبہ کرتا ہے کہ مزید دو اور زیادہ لے لیتا ہے تو اسے نرمی سے سمجھائیں۔ سختی سے کسی مہمان کو بھی انکار نہیں کرنا اور نہ یہ کسی کارکن کا حق ہے۔ پیار سے کہہ سکتے ہیں کہ ختم ہو جائے تو دوبارہ آ کر لے جائیں۔
- کھانا جہاں آپ کھا رہے ہوں ان جگہوں پر بعض لوگ کھانا کھا کر خالی برتنوں کو وہیں رکھ جاتے ہیں اور ڈسٹ بن میں نہیں ڈالتے۔ اور یہ معمولی سی بات ہے۔ ایک تو کارکنان کا کام بڑھ جاتا ہے۔ اس عرصہ میں وہ کوئی اور کام کر سکتے ہیں، دوسرے گندگی پھیلتی ہے۔

بازار

- ایک ضروری ہدایت یہ ہے کہ بازار جلسہ کے دوران بند رہیں گے۔ مہمان بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ بلاوجہ، جن لوگوں نے دکانیں بنائی ہوئی ہیں یا سٹال لگائے ہیں، ان کو مجبور نہ کریں کہ اس دوران دکانیں کھولیں یا آپ وہاں بیٹھے رہیں۔

ٹریفک

- گاڑیاں پارک کرتے وقت خیال رکھیں کہ وہ لوگوں کے گھروں کے سامنے یا ممنوعہ جگہوں پر پارک نہ ہوں۔
- ٹریفک کے قواعد کو ملحوظ رکھیں اور جلسہ گاہ میں شعبہ پارکنگ کے منتظمین سے مکمل تعاون کریں۔
- اگر تھکے ہوئے ہیں یا بے آرامی ہے کسی بھی صورت میں آرام کئے بغیر سفر شروع نہ کریں۔

حفاظتی اقدامات

- حفاظتی نقطہ نگاہ سے نگرانی کرنا ایک بہت اہم چیز ہے۔ اپنے ماحول پر گہری نظر رکھنا ہر ایک کا فرض ہے کہ اگر اجنبی آدمی ہو تو متعلقہ شعبہ کو اس کی اطلاع کر دیں، خود کسی سے بھی چھیڑ چھاڑ نہیں کرنی چاہئے۔
- اس کا سب سے بہترین طریقہ یہی ہے کہ ہر آدمی زیادہ دور تک نظر تو نہیں رکھ سکتا۔ مگر اپنے دائیں بائیں اپنے ساتھیوں پر بہرحال نظر رکھیں، جن کو آپ جانتے نہ ہوں۔ تو جماعت احمدیہ کی یہی بہت بڑی سیکورٹی ہے۔
- جلسہ گاہ کی حدود میں داخلہ سے قبل متعلقہ حفاظتی عملہ کے سامنے خود ہی چیکنگ کے لئے پیش ہو جایا کریں۔
- ہر وقت شناختی کارڈ لگا کر رکھیں اور اگر کوئی اس کے بغیر نظر آئے تو اس کو بھی نرمی سے توجہ دلا دیں۔

دعا

- سب سے اہم دعا ہے۔ دعاؤں پر زور دیں۔ جلسہ پر آتے بھی اور جاتے بھی۔ دعاؤں سے سفر شروع کریں اور سفر کے دوران بھی دعائیں کرتے رہیں۔

مومن کی شان

- ایک مومن کی یہ خاصیت ہے کہ اسے فکر رہتی ہے کہ کہیں اُس کی ذاتی خواہش اور پسند یا بشری غلطیوں کی وجہ سے کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو انتظامات میں کسی خرابی کا باعث ہو۔ یا کسی مخفی معصیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو کر بعض مسائل پیدا نہ ہو جائیں، جن تک انسان کی نظر رسائی نہیں کر سکتی۔

- ... اور یہی ایک مومن کی شان ہے کہ وہ اپنے ہر کام کو اپنی طرف منسوب کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ کے فضلوں کی طرف منسوب کرتا ہے اور اس کی مدد چاہتا ہے۔ اور جب ایسی صورت ہو تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کی مدد فرماتا ہے۔ اور جلسوں کے بارہ میں تو اللہ تعالیٰ نے ویسے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم فرمایا تھا کہ ان کا انعقاد کرو تا کہ جماعت کے مخلصین ایک جگہ جمع ہو کر اپنی دینی اور روحانی ترقی کے بھی اہتمام کریں اور سامان کریں اور ایک دوسرے کو مل کر آپس کی محبت کو بھی پروان چڑھائیں۔ پس جب یہ نیک ارادے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک کام کیا جا رہا ہو اور اُس کی خاطر جمع ہونے والے لوگوں کے لئے بہتر سہولتوں اور انتظامات کی کوششیں کی جا رہی ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ تو ایسے کاموں میں برکت ڈالتا ہے۔

یہ جلسہ کے مہمان ہیں

حضور انور نے فرمایا:

بعض گھروں میں مہمان ٹھہرے ہوں گے ان گھر والوں کو بھی حوصلہ دکھانا چاہئے۔ بعض گھروں میں رشتہ دار ٹھہرے ہیں ان کو رشتہ دار سمجھ کر نہ ٹھہرائیں بلکہ یہ جلسہ کے مہمان ہیں اس لئے ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ ہر مہمان کے ساتھ خواہ وہ رشتہ دار ہو یا نہ ہو حُسن سلوک ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور آپ احسن رنگ میں اپنی ڈیوٹی اور فرائض انجام دے سکیں۔

جلسہ ختم ہو تو صفائی کا بہت کام ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:

کہ آخر پر کہوں گا کہ جب جلسہ ختم ہو تو صفائی کا بہت کام ہوتا ہے لنگر خانہ والے کارکنان صفائی کے کارکنان پر انحصار نہ کریں بلکہ خود بھی ساتھ ساتھ صفائی کرتے رہیں۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جولائی 2003ء۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 12 ستمبر 2003ء)

جماعت احمدیہ کینیڈا کا پینتالیسواں جلسہ سالانہ 2023ء

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا پینتالیسواں بابرکت جلسہ سالانہ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مؤرخہ 14، 15، 16 جولائی 2023ء ایئر پورٹ کے قریب انٹرنیشنل سینٹر، مسس ساگا میں منعقد ہو رہا ہے۔

یہ جلسہ روحانی، علمی، تربیتی اور تبلیغی لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ دراصل یہ جلسہ سالانہ اس مرکزی جلسہ سالانہ کی ایک شاخ ہے جو سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1891ء میں جاری فرمایا تھا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے 7 دسمبر 1892ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں جلسہ سالانہ کی عظمت کو یوں بیان فرمایا:

> ”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“
>
> (مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

ان دنوں مسجد بیت الاسلام میں روزانہ نمازوں کے علاوہ باجماعت نمازِ تہجد ادا کی جاتی ہیں۔ درس کا خاص انتظام کیا جاتا ہے۔ اور علماء سلسلہ کے نہایت علمی، تربیتی اور تبلیغی خطابات ہوتے ہیں اور سارا وقت دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر ہوتا ہے۔ الغرض یہ تین دن تبلیغی روحانی اور علمی ترقی کے انمول ایّام ہیں ان سے احباب جماعت کو بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ تشریف لائیں اور خوب دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو ہر پہلو سے بہت ہی بابرکت کرے اور ہر جہت سے کامیاب و کامراں فرمائے اور یہ بہتوں کی رشد و ہدایت کا موجب ہو۔

نیز آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں اور اپنے ساتھ غیر از جماعت دوستوں کو بھی بکثرت لائیں۔ یہ تبلیغ کا سب سے نادر موقع ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب احباب کو جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ کی روحانی برکات و فیوض سے مالا مال فرمائے۔ آمین!

شیخ عبدالودود

افسر جلسہ گاہ

مہمان نوازی: ایک اعلیٰ وصف اور جماعت احمدیہ

ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ مورخہ 23 جولائی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

"ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو وفود آتے تھے آپؐ ان کی مہمان نوازی کا فرض صحابہ کے سپرد کر دیتے۔ ایک مرتبہ قبیلہ عبدالقیس کے مسلمانوں کا وفد حاضر ہوا تو آپؐ نے انصار کو ان کی مہمانوازی کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ انصار ان لوگوں کو لے گئے۔ صبح کے وقت وہ لوگ حاضر ہوئے تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے میزبانوں نے تمہاری مدارت کیسی کی۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! بڑے اچھے لوگ ہیں ہمارے لئے نرم بستر بچھائے، عمدہ کھانے کھلائے اور پھر رات بھر کتاب و سنت کی تعلیم دیتے رہے۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 431)

الحمدللہ کہ ہمارے ہاں جماعت میں بھی یہ نظارے دیکھنے میں آتے ہیں اور یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی وجہ سے، یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ربوہ میں بھی ہم نے یہی دیکھا بلکہ خود بھی اسی طرح کرتے رہے کہ مہمان جن سے کوئی خونی رشتہ بھی نہیں ہوتا بلکہ اکثر دفعہ سال کے سال ملاقات ہوتی ہے اور بعض دفعہ کئی سال کے بعد کیونکہ جماعتی نظام کے تحت جس جس کو گھر میں ٹھہرایا جائے اس نے وہیں ٹھہرنا ہوتا ہے اور اس لئے ضروری نہیں ہوتا کہ ہر مرتبہ ہر مہمان وہیں ٹھہرے بعض دفعہ مہمان بدل بھی جاتے ہیں تو صرف اس لئے ان جلسے پہ آنے والے مہمانوں کو مہمان بنا کر گھروں میں رکھا جاتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں اور اسی لئے اپنے آرام کو ان کی خاطر قربان کیا جاتا ہے۔ مجھے امید ہے یہاں بھی آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے لئے اسی طرح حوصلہ دکھاتے رہے ہیں اور ان شاء اللہ دکھاتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ پہلے سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کریں۔

اس دفعہ جب میں کینیڈا گیا ہوں تو بعض احمدی گھروں میں یہ دیکھ کر ربوہ کے جلسوں کی یاد تازہ ہو جاتی تھی کہ گھر والے نیچے ایک کمرے میں یا بیسمنٹ (Basement) میں محدود ہو گئے ہیں اور گھر کے کمرے مہمانوں کو دے دیئے، ان مہمانوں کو جن کو جانتے بھی نہیں، کوئی خون کا رشتہ بھی نہیں، لیکن ایک مضبوط رشتہ ہے، احمدیت کا رشتہ، اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہی اس رشتے کو قائم کیا ہوا ہے اور مضبوط رسی کو پکڑا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر ملک میں ہمیں یہ نظارے دکھائے۔

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر حضور کے پاس آیا۔ آپؐ نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں۔ اس پر رسول اللہؐ نے صحابہ سے فرمایا اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا۔ ایک انصاری نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور بیوی سے کہا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر مدارت کا اہتمام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا۔ آج گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ انصاری نے کہا اچھا تو کھانا تیار کرو اور چراغ جلاؤ، اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تھپتھپا کر اور بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا، چراغ جلایا، بچوں کو بھوکا سلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا۔ اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھ گئے۔ بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے رہے تاکہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی ہمارے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور خود بھوکے سو گئے۔ صبح جب وہ انصاری حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا تمہاری رات کی تدبیر سے اللہ تعالیٰ بھی ہنسا۔ اسی موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ پاک باطن ایثار پیشہ مخلص مومن اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ جب کہ وہ خود ضرورت مند اور بھوکے ہوتے ہیں اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔"

(صحیح بخاری۔ کتاب المناقب باب يُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ)

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ۔ 9 فروری 2005ء، صفحہ 2)

(مرسلہ: میاں رضوان مسعود صاحب افسر جلسہ سالانہ کینیڈا)

جلسہ سالانہ کینیڈا اور ہماری ذمہ داریاں

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

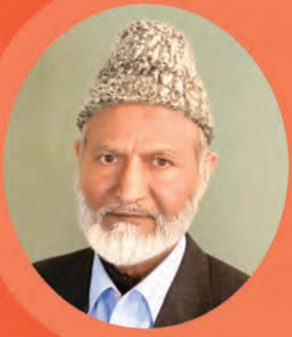

جلسہ سالانہ کینیڈا 2023ء کی آمد آمد ہے اور کینیڈا کے طول وعرض میں پھیلے تمام احمدی مردوزن اور بچے اس کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں سے جلسہ سالانہ کا یہ نظام 1891ء میں قادیان میں قائم ہوا تھا جو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری دنیا میں پھیل چکا ہے۔ کیا ایشیا، کیا افریقہ، کیا آسٹریلیا، کیا یورپ اور کیا براعظم امریکہ، دنیا کا کون سا خطہ ہے جہاں جلسہ ہائے سالانہ نہ ہوتے ہوں۔ ان جلسوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل، اس کے رحم اور اسی کی بے پناہ عنایتوں کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس جلسہ کو جاری وساری رکھنے کے مقاصد بڑی شان کے ساتھ پورے ہو رہے ہیں۔

احباب جماعت پورا سال ان جلسوں کا شدت سے انتظار کرتے ہیں۔ پورے جوش وخروش سے ان میں شرکت کرتے ہیں اور ان جلسوں سے مقدور بھر فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے آقا و مطاع حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بنتے ہیں۔ الحمد للہ!

میں احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی مناسبت سے اُن ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جو اُن پر عائد ہوتی ہیں۔

جلسہ سالانہ سے متعلق ہدایات

☆ سب سے پہلے احباب جماعت جلسہ میں شمولیت کے اپنے اوّلین مقصد کو نہ بھولیں۔ یہ جلسہ سالانہ جسے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس غرض سے جاری فرمایا کہ:

”اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔“

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

پھر فرمایا:

”ہر یک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔“

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 340)

اس لئے احباب جماعت ان اغراض و مقاصد کو یاد رکھیں اور جس حد تک ممکن ہو سکے جلسہ کے ان ایام میں برکات اور رحمتِ خداوندی سمیٹیں۔ جلسہ سالانہ کے مقررین کے خطابات اس جلسہ کی برکات کے حصول کا اہم ذریعہ ہیں۔ ان کو غور سے سننا اور ان پر عمل کرنا ہر احمدی مردوزن کا فرض ہے۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت واحسان مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ فلسطین کو جلسہ سالانہ کینیڈا میں مرکزی نمائندہ کے طور پر شرکت کرنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ امسال جلسہ سالانہ کا مرکزی موضوع ”توحید باری تعالیٰ“ ہے جس میں درج ذیل موضوعات پر علمائے سلسلہ خطاب فرمائیں گے۔

- لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
- جلسہ سالانہ کے اغراض ومقصد
- نظام خلافت کے تحت توحید باری تعالیٰ کا نفاذ
- نظریہ دہریت دلائل کے کٹہرے میں: ہستی باری تعالیٰ کی مخالفت میں دہریت کے احمقانہ دلائل میں بے ربطگیوں کا انکشاف
- ”تمہارے لیے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔“
- رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ۔ توحید باری تعالیٰ کا ایک عملی نمونہ
- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا توکل علی اللہ پر کامل یقین
- ”قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت“
- مرد اور عورت میں تفریق کیوں اور معاشرہ میں مرد اور عورت کا کردار کیا ہے؟
- قلم کا جہاد
- قرآن کریم۔ تمام زمانوں کے لئے ہدایت
- ذہنی امراض اور اسلام میں اُن کا حل
- عصرِ حاضر کا جہاد۔ لالچ اور ذاتی مفاد پر قابو پانے کے لئے
- برکینافاسو کے شہداء: احمدیت کے چمکتے ستارے
- ناموس رسالت کے حقیقی تقاضے
- اختتامی خطاب
- مہمانوں کے خطابات

☆ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ:

”حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف اُن کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے۔“

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

اس پاک تبدیلی کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے جلسہ سالانہ کے دنوں میں خصوصیت کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں، درود شریف اور دوسری دعائیں وردِ زبان رکھیں تا کہ ہم میں سے ہر ایک پہلے سے بڑھ کر نیکیوں میں آگے بڑھنے والا ہو اور اپنے اندر مثبت تبدیلی پیدا کرنے والا ہو۔

☆ خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح

الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسوں کے متعلق جو ہدایات ارشاد فرمائی ہیں ان کا غور سے مطالعہ کریں اور ان پر عمل کرنے کی کماحقہ کوشش کریں۔

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ:

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔"

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

لہٰذا یہ ایک بہت ہی اہم موقع ہے جو ہمیں اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس لئے وقت کو ضائع کرنا یا عام دنیاوی باتوں میں وقت صرف کرنا، تقاریر اور جلسے کے پروگراموں کی طرف توجہ نہ دینا کسی بھی احمدی کو زیب نہیں دیتا۔ مجھے امید ہے کہ آپ جلسہ کی اصل غرض کو ہی مدنظر رکھتے ہوئے جوق در جوق تشریف لائیں گے اور کماحقہ فائدہ اٹھائیں گے۔ ان شاء اللہ۔

☆ آج کل کے حالات کے پیش نظر حفاظتی اقدامات کے حوالہ سے بھی خصوصی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت ہے کہ:

"اپنے دائیں بائیں اپنے ساتھیوں پر بہر حال نظر رکھیں، جن کو آپ جانتے نہ ہوں۔ تو جماعت احمدیہ کی یہی بہت بڑی سیکیورٹی ہے۔"

لہٰذا احباب جماعت اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔

اسی طرح جماعت کے شناختی کارڈ اور ڈیوٹیوں کے بیجز لے کر آئیں۔ سیکیورٹی کے کارکنان سے تعاون کریں خواہ اس کے لئے آپ کو تکلیف ہی اٹھانی پڑے۔ یہ تمام انتظامات آپ سب کی حفاظت کی غرض سے کئے جاتے ہیں، اس لئے یہ آپ ہی کے تعاون سے کامیاب ہو سکتے ہیں۔

☆ حفاظتی اقدامات کے علاوہ بھی جلسہ سالانہ کے تمام کارکنان سے بھرپور تعاون کریں۔ جماعت احمدیہ کی یہ امتیازی شان ہے کہ اگر کوئی بچہ بھی ڈیوٹی پر کھڑا ہو تو اس سے تعاون کیا جاتا ہے۔ یہی ہمارے نظام کا حسن ہے۔

☆ اتنے وسیع انتظامات میں بعض اوقات کچھ کمیاں، خامیاں اور کوتاہیاں رہ جاتی ہیں۔ لیکن اس میں غصہ کرنے یا کارکنان جلسہ سے الجھنے کی کوشش نہ کریں۔ یہ صرف کارکنان یا رضا کاروں کا جلسہ نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا جلسہ ہے اور اس کو کامیاب بنانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اگر آپ خود اُس کمی کو مناسب طور پر دُور کر سکیں تو ضرور کیجئے وگرنہ مناسب انداز میں متعلقہ کارکنان کو توجہ دلا دیں۔ اگر آئندہ کے لئے کوئی بہتر تجویز آپ کے ذہن میں ہو تو جلسہ کے بعد تحریری طور پر مجھے مطلع کر دیں۔

☆ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت مہمان بھی شرکت کرتے ہیں ان پر ہر لحاظ سے اچھا اثر پڑنا چاہئے۔ ہمارے اخلاق، ہمارا لباس، ہمارا کردار، ہماری جلسے میں حاضری، ہمارا چلنے پھرنے، اُٹھنے، بیٹھنے کا انداز، الغرض ہر پہلو باوقار ہونا چاہئے۔

☆ خواتین پردے کی پوری طرح سے پابندی کریں اور اس سلسلہ میں اسلامی اقدار اور ارشاداتِ خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ملحوظ رکھیں۔

☆ جلسہ کے موقع پر جلسہ گاہ میں اور مسجد بیت الاسلام اور دیگر نمازوں کے مراکز میں باجماعت نمازیں ادا کریں۔

☆ ہم سب پر بڑی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے مہمانوں سے حسن خلق سے پیش آئیں اور ان کی میزبانی کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

☆ دعاؤں پر زور دیں کہ جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے کامیاب ہو۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کی ترقی، جماعت کینیڈا کی ہر لحاظ سے ترقی، احباب جماعت میں روحانی ترقی، تمام پروگراموں کی کامیابی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا واحد ذریعہ دعائیں ہیں۔

عمومی ذمہ داریاں

جلسہ سالانہ کے ایام میں پیس ولیج میں احباب جماعت کا نمازوں اور دوسرے پروگراموں میں آنا جانا بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے درج ذیل امور کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

☆ اپنے کسی عمل سے اردگرد کے رہائشیوں کو تکلیف نہ دیں۔

☆ ٹریفک کے اصولوں کی پابندی کریں۔ پارکنگ بھی صرف مقررہ جگہوں پر کریں۔ فائر روٹ پر گاڑی ہرگز پارک نہ کریں۔ اور کسی کے لئے تکلیف یا پریشانی کا باعث نہ بنیں۔

☆ پیدل چلنے والے بھی سڑک پار کرتے وقت اشارے کی انتظار کریں اور ٹریفک میں خلل کا باعث نہ بنیں۔

☆ صفائی کا نہ صرف خود خیال رکھیں بلکہ اگر راستے میں کوئی گند نظر آئے تو اٹھا کر کوڑے والے ڈبے میں ڈال دیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آپ کا یہ عمل آپ کا صدقہ شمار ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ داریاں اور فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے اور مقبول خدمت کی توفیق دے۔ ہمارا ہر فعل و عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو اور جماعت کینیڈا ہر لحاظ سے دنیا میں ایک نمایاں اور صفِ اول کی جماعت کے طور پر ابھرے جس سے خلیفہ وقت کی آنکھیں ہم سے ہمیشہ ٹھنڈی رہیں۔ آمین

خدمت کا انمول موقع

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے ہمارا جلسہ سالانہ مورخہ چودہ، پندرہ، سولہ جولائی 2023ء کو انٹرنیشنل سینٹر مسس ساگا میں منعقد ہو رہا ہے اور جلسہ سالانہ کے وسیع انتظامات کے لئے غیر معمولی تعداد میں رضا کاروں کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اس خدمت کو معمولی خدمت نہ سمجھیں۔ یہ سعادت بڑی برکتوں والی ہے۔ اس خدمت کے نتیجہ میں آپ پر اللہ تعالیٰ کی اس قدر رحمتیں اور برکتیں نازل ہونے والی ہیں جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جن کا آپ نے وارث بننا ہے۔ اس لئے اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کریں۔ اور ان بابرکت ایّام کو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت میں گزار کر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور اس کے ان گنت فضلوں سے حصہ پانے والے بنیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

افسر جلسہ سالانہ کینیڈا

جلسہ سالانہ کے فیوض و برکات اور ثمرات

مکرم فرخ سلطان محمود صاحب

جلسہ سالانہ کی ایمان افروز تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ 27/دسمبر 1891ء کو قادیان میں منعقد ہونے والے پہلے جلسہ سالانہ میں 75/ احباب شامل ہوئے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرفِ مصافحہ بخشا اور پھر بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اقدسؑ کی تصنیف ’’آسمانی فیصلہ‘‘ پڑھ کر سنائی۔ پہلے جلسہ سالانہ کا یہی مکمل پروگرام تھا۔

یہ مختصر رسالہ ’’آسمانی فیصلہ‘‘ کیا ہے؟

دراصل حضور علیہ السلام کی اسلام کے لیے محبت اور غیرت ایسی تھی کہ اسلام کے دفاع میں عظیم الشان لٹریچر شائع کرنے کے علاوہ دیگر مذاہب کے علماء کو روحانی مقابلوں (مباہلوں) کے چیلنج بھی دیا کرتے تھے اور اس طرح اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لیے ہر ممکن اور ہر سطح پر جدوجہد فرماتے۔ لیکن اس رسالہ میں پہلی مرتبہ آپؑ نے مسلمان مکفّر علماء اور اُن کے ہمنواؤں کو بھی اس چیلنج میں شامل فرمادیا اور فرمایا کہ امورِ غیبیہ کے اظہار، دعاؤں کی قبولیت اور معارف قرآنی کے انکشاف وغیرہ میں جو چاہے مجھ سے روحانی مقابلہ (مباہلہ) کرلے۔ گویا اس امر کا علی الاعلان اظہار فرمادیا کہ اس دَور میں وہ مَیں ہی ہوں اور مَیں ہی رُوئے زمین پر دین اسلام کا حقیقی محافظ اور خدا تعالیٰ کا تائید یافتہ ہوں جس کے آنے کی پیشگوئیاں تمام مذاہب اور خصوصاً آنحضور ﷺ اور مسلم اولیاء اللہ کرتے آرہے تھے اور تمام مذاہب اور مسلمان فرقے جس وجود باجود کی بابرکت بعثت کے انتظار میں دن گن رہے تھے۔

پھر اس اجلاس کو مجلس شوریٰ کا رنگ بھی دیا گیا اور حضور علیہ السلام کی اس رائے پر مشورہ لیا گیا کہ لاہور میں ایک انجمن قائم کی جائے جو فریقین کے مذکورہ بالا روحانی مقابلے کا ریکارڈ رکھے۔

پھر ایک اہم بات یہ تھی کہ اس مضمون میں حضور علیہ السلام نے اپنی دعوتِ مباہلہ کو بھی شامل فرمادیا اور تحریر فرمایا کہ اگر ایک سال کے عرصے میں کوئی فریق وفات پاجائے تب بھی وہ مغلوب سمجھا جائے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص ارادے سے اُس کے کام کو ناتمام رکھا تا کہ اس کا باطل پر ہونا ظاہر کرے۔

پس ’’آسمانی فیصلہ‘‘ اگرچہ ایک مختصر سا رسالہ ہے جو محض دو گھنٹے میں اُس اجلاس میں پڑھ کر سنایا گیا تھا۔ لیکن اس کا مضمون اتنا اہم ہے کہ چند سال بعد جب حضور علیہ السلام کا مولوی عبدالحکیم کلانوری سے مباحثہ طے پایا اور اُس نے آپؑ سے مطالبہ کیا کہ نبوت کی بات بعد میں آئے گی پہلے اپنا مسلمان ہونا ثابت کریں۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے مسلمان ہونے کا ثبوت وہ معیار ہیں جو قرآن کریم نے پیش کیے ہیں اور مَیں نے رسالہ ’’آسمانی فیصلہ‘‘ میں بیان کردیے ہیں۔

اس مضمون میں ایک اہم چیز وہ دعا بھی تھی جو حضور علیہ السلام نے ان الفاظ میں فرمائی کہ ’’مجھے اس سے بڑھ کر کچھ نہیں چاہئے کہ تُو راضی ہو۔‘‘

پس اگر اب تک ہم یہ مختصر رسالہ نہیں پڑھ سکے تو ہمیں چاہئے کہ اب اسے ضرور پڑھ لیں اور کوشش کریں کہ جلسہ سالانہ کے انعقاد سے پہلے محض دو تین گھنٹے کا وقت نکال کر اسے پڑھ ڈالیں۔

جہاں تک پہلے جلسہ سالانہ کے دلچسپ اعداد و شمار کا تعلق ہے تو اُس وقت دنیا بھر کے احمدیوں کی کُل تعداد (رجسٹر بیعت کے مطابق) 285 تھی اور حاضرینِ جلسہ کی کُل تعداد 75 تھی۔ جلسہ میں شامل ہونے والوں میں سے بارہ افراد نے اُس روز بیعت کرنے کی سعادت بھی پائی۔ جب کہ بعض بغیر بیعت کئے واپس چلے گئے اور ایک وہ بدنصیب بھی تھا جو چند سال بعد مُرتد ہوگیا۔

جس سرزمین (یعنی قادیان دارالامان) پر یہ جلسہ سالانہ منعقد ہوا اُس زمانہ میں اس کی حالت ابتدائی صحابہ کے مطابق یہ تھی کہ یہ ایک نہایت بے رونق بستی تھی۔ بازار خالی پڑے تھے اور سارے بازار سے دو تین روپے کا آٹا یا چار پانچ آنے کا مسالا نہیں مل سکتا تھا۔ معمولی ضرورتوں کے لئے قریبی قصبے بٹالہ جانا پڑتا تھا۔

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اُس زمانے میں چار پانچ آنے ماہوار پر ایک مکان کرایہ پر مل جاتا تھا۔ اور دس بارہ روپے میں مکان بنانے کو زمین بھی مل جاتی تھی۔

پھر جس مقام، یعنی مسجد اقصیٰ، میں یہ جلسہ منعقد ہوا یہاں پہلے سکھوں کی ایک حویلی تھی جو قید خانے کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے سات سو روپے میں اس حویلی کو خرید کر 1876ء میں یہاں مسجد تعمیر کروائی۔ اس مسجد کے پہلے امام محترم میاں جان محمد صاحب تھے جو اکثر اکیلے ہی نماز ادا کیا کرتے تھے۔

بہرحال حضور علیہ السلام نے پہلے جلسے کے بعد اس جلسے کو مستقل طور پر ہر سال منعقد کرنے کے بارہ میں اشتہار شائع فرمادیا۔ چنانچہ اگلے سال یعنی 1892ء کے جلسہ سالانہ میں 327/ افراد شامل ہوئے۔ حضور علیہ السلام کی زندگی کا یہ واحد جلسہ سالانہ تھا جو مسجد اقصیٰ میں منعقد نہیں ہوا۔ اس جلسے میں چند تقاریر کے علاوہ مجلس شوریٰ بھی منعقد کی گئی جس میں بہت اہم اور دُور رس فیصلے ہوئے۔ مثلاً فیصلہ کیا گیا کہ یورپ اور امریکہ میں تبلیغ کے لیے ایک رسالہ جاری کیا جائے، قادیان میں اشاعت کے امور کے لیے مطبع (پریس) کا قیام عمل میں لایا جائے اور ایک اخبار بھی جاری کیا جائے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے

فیصلے کیے گئے اور بعد ازاں 40/افراد کی بیعت کے بعد دعا کے ساتھ یہ سالانہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اسی سال جلسہ سالانہ کی غیر معمولی اہمیت اور اغراض ومقاصد کو حضور علیہ السلام نے تفصیل کے ساتھ اپنے اشتہارات میں بیان فرمایا اور مہمانوں اور میزبانوں کے لئے نہایت اہم ہدایات بھی ارشاد فرمائیں۔جلسہ سالانہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا:

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۃ اللہ پر بنیاد ہے۔اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لیے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات۔جلد اول، صفحہ 341)

اسی طرح شاملینِ جلسہ سالانہ کو اپنی دعاؤں سے یوں سرفراز فرمایا:

"ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کے لیے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم وغم دور فرمائے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔"

(اشتہار 7/دسمبر 1892ء۔مجموعہ اشتہارات۔جلد اول، صفحہ 342)

اگلے سال یعنی 1893ء میں اگرچہ جلسہ سالانہ بوجوہ ملتوی کر دینا پڑا۔تاہم اس سال کی ایک اہم پیش رفت، حضور علیہ السلام کی کتاب "شہادۃ القرآن" کی اشاعت ہے جس میں حضور علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

"ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ اُن کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور اُن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لیے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمّات کے لیے سرگرمی اختیار کریں۔"

(شہادۃ القرآن۔روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 439)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیّبہ کا آخری جلسہ سالانہ 1907ء میں منعقد ہوا جس میں تین ہزار افراد شامل ہوئے۔سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام 1907ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر باہر سیر کے لیے تشریف لے گئے تو جلسہ پر آنے والے مہمان بھی آپ کے ساتھ چل پڑے۔ رستہ میں لوگوں کے پاؤں کی ٹھوکریں لگنے کی وجہ سے آپ کی جوتی بار بار اُتر جاتی اور کوئی مخلص آگے بڑھ کر آپ کو جوتی پہنا دیتا۔ جب بار بار ایسا ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ اب ہماری زندگی ختم ہونے کے قریب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جو ترقی مقدّر کی ہے وہ اُس نے ہمیں دکھا دی ہے۔"

(افتتاحی خطاب حضرت مصلح موعودؓ برموقع جلسہ سالانہ مطبوعہ الفضل 8/دسمبر 1958ء)

پس جس جلسہ سالانہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے خدا تعالیٰ نے مرکز احمدیت قادیان میں رکھی تھی وہی جلسہ آج زمین کے کناروں تک پھیلی ہوئی ہر ملک کی جماعت ہائے احمدیہ میں منعقد کیا جاتا ہے اور مجموعی طور پر ان سالانہ جلسوں میں لاکھوں افراد شریک ہو کر اُن پاکیزہ دعاؤں کے وارث بنتے ہیں جو اُن کے محبوب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن کے لیے کی تھیں۔جلسہ سالانہ کی برکات کا مشاہدہ ہر وہ مومن کرتا ہے جو اُن مقاصد عالیہ کو سامنے رکھتا ہے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا تھا۔ان برکات سے استفادہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"جب تک حقیقی تقویٰ پیدا نہ ہو، اُس وقت تک ایک انسان نہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرسکتا ہے اور نہ ہی اُس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کرسکتا ہے۔اور حقیقی تقویٰ پیدا کرنے کے لئے اپنی کتب اور ملفوظات میں بیشمار جگہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے۔آپ کو ایک فکر تھی کہ میں وہ جماعت قائم کروں جو حقیقی طور پر تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت ہو اور اسی مقصد کے لئے، آپ نے جلسوں کا انعقاد فرمایا تھا۔پس آپ لوگ اس حقیقی روح کو سمجھیں جو ان جلسوں کے انعقاد کے پیچھے ہے۔آپ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ یہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں کہ میں اپنی طاقت ظاہر کرنے کے لئے اپنے ارادت مندوں اور مریدوں کو جمع کروں اور اکٹھا کروں۔(ماخوذ از شہادۃ القرآن۔روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 395)

پس ہر احمدی جو اس وقت جلسہ میں شامل ہے یا دنیا میں کسی بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہوتا ہے، اُسے یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے وہ مقصد پورا کرنے والا بننا ہے جس کے لئے جلسوں کا انعقاد ہوتا ہے۔حقیقی تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔آج (جلسہ کا) تیسرا اور آخری دن ہے۔آپ جو وہاں بیٹھے ہوئے ہیں جنہوں نے قادیان میں جلسہ سنا ہے، آپ نے جلسے کے پروگراموں میں بہت سی تقاریر سنی ہوں گی۔جن میں علمی تقاریر بھی تھیں اور تربیتی تقاریر بھی تھیں۔توحیدِ باری تعالیٰ کے بارے میں تھیں۔اپنوں کے حقوق ادا کرنے کے بارے میں بھی تھیں۔غیروں کے حقوق ادا کرنے کے بارے میں بھی تھیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ پیش کیا گیا تھا۔تو یہ سارے پروگرام اس لئے نہیں تھے

کہ جلسہ میں شامل ہونے والے اُنہیں سنیں، جو اچھا نکتہ نظر آئے اُس پر سر دھنیں، نعرہ تکبیر بلند کریں اور بھول جائیں کہ مقرر نے کیا کہا تھا۔ اس جلسہ میں شمولیت کا تبھی فائدہ ہو گا جب آپ نے جو باتیں سنی ہیں، اُن کی جگالی کریں گے، اُن پر غور کریں گے، اپنے جائزے لیں گے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ پس جلسہ میں شامل ہونے والے ہر احمدی کو یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ تقریریں ہمارے ایمان میں وقتی اضافے کا باعث بننے والی نہ ہوں یصرف جلسہ کے ماحول نے ہم میں وقتی جوش اور جذبہ ہی پیدا نہ کیا ہو بلکہ یہ ہماری زندگیوں میں انقلاب لانے والا ماحول بن چکا ہو۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے اور اپنے اندر یہ بات پیدا کرنی چاہئے کہ جلسہ کے اس ماحول نے ہم میں وہ روح پھونک دی ہو جس سے ہم اپنے اندر وہ وجود پیدا ہوتے دیکھیں جو تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کو قائم کرتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے ہوں۔ پس جب تک ہم اپنے اندر اللہ کا خوف اور اُس کی خشیت کے وہ معیار قائم کرنے والے نہیں بنیں گے ہمارے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور اَللّٰہُ اَکْبَر کے نعرے کھوکھلے نعرے ہوں گے اور جب ہم حقیقت میں یہ مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے احسانات کے دروازے ہم میں سے ہر ایک پر کھلتے چلے جائیں گے۔“

(جلسہ سالانہ قادیان 2007ء سے اختتامی خطاب)

قریباً بیس سال قبل ماہنامہ ”احمدیہ گزٹ“ کے ایک شمارے میں مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب (مدیر احمدیہ گزٹ کینیڈا) کے قلم سے ایک بہت مفید تحقیقی مضمون شامل اشاعت کیا گیا تھا جس میں احمدیت کی عظیم الشان ترقیات کے حوالہ سے پیش گوئیاں بیان کرنے کے بعد جلسہ سالانہ کے آغاز، اس کی مختصر تاریخ اور اس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے جلسہ سالانہ کے پچاس ایسے فیوض و ثمرات کو بھی اختصار سے قلمبند کیا گیا تھا جنہیں بنیادی طور پر قرآن کریم، احادیث، حضور علیہ السلام کے ارشادات اور خلفائے کرام کے فرمودات سے اخذ کیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

☆… جلسہ سالانہ ذکر الٰہی کی ایک پاکیزہ مجلس ہے جہاں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی گروہ یا جماعت ذکر کی مجلس قائم کرتی ہے تو فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں۔ ان کو خدا کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے مقربین میں کرتا ہے۔ (صحیح مسلم)

☆… یہ جلسہ دنیا کی محبت کو سرد کرتا ہے اور دین کی محبت پیدا کرتا ہے۔ جلسہ میں شامل ہونے والے اپنے اندر حالتِ انقطاع پیدا کرتے ہیں گویا خالص خدا کے ہو جاتے ہیں۔ یعنی اخروی زندگی کی تیاری کرتے ہیں اور اس دنیا کی لذت کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اُن میں محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے، آتش عشق الٰہی دن بدن افروختہ ہوتی ہے اور عشق رسول ﷺ کی لذّت سے وہ حصہ پاتے ہیں۔

☆… علمی و تربیتی تقاریر سننے والوں کے دلوں سے ضعف، کمزوری اور کسل دور ہوتا ہے اور چستی اور بیداری پیدا ہوتی ہے۔ گویا اس جلسہ میں براہین یقینیہ کے سامان میسر آتے ہیں اور شک کی آلائشیں دور ہوتی ہیں۔ نیز دعوت الی اللہ اور تربیت کے میدان میں پیش آنے والی مشکلات اور علمائے کرام کے طرز استدلال سے واقفیت ہوتی ہے۔

☆… جلسہ سالانہ میں شمولیت سے دینی امور میں ذوق و شوق اور ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ احساس جاگزیں ہوتا ہے کہ ہم بھی چھوٹے پیمانے پر اپنی اپنی جماعتوں اور مجالس میں ایسی ہی علمی اور روحانی مجالس کا اہتمام کریں۔

☆… یہ جلسہ دنیوی میلہ ٹھیلہ نہیں ہے بلکہ اس میں حقائق اور معارف بیان کیے جاتے ہیں اور دینی امور کے حوالہ سے ہی باتیں کی جاتی ہیں اس لیے شامل ہونے والوں میں نہ صرف اجتماعی طور پر بلکہ ذاتی طور پر بھی علم و معرفت میں اضافے اور روحانیت میں ترقی کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ دوستوں میں معرفت الٰہی کے حصول کا شوق پیدا ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں محبت الٰہی ترقی پذیر ہوتی ہے۔

☆… چونکہ اس جلسہ کی بنیاد خالصتاً دینی اغراض کے لیے رکھی گئی ہے اس لیے یہ جلسہ ازدیادِ ایمان کا موثر ذریعہ ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ پر کامل یقین پیدا کرتا ہے اور توکّل کو بڑھاتا ہے۔ چنانچہ اس جلسہ میں دعائیں کرنے اور دعائیں حاصل کرنے کے غیر معمولی مواقع میسر آتے ہیں۔

☆… جلسہ میں شامل ہونے والے صرف خود ہی دعائیں نہیں کرتے بلکہ خصوصی دعاؤں کے مستحق بھی ہوتے ہیں۔ اگرچہ مامور من اللہ اور آپؑ کے خلفاء کے دل سے بنی نوع انسان کے لئے ہمیشہ دعائیں نکلتی ہیں اور وہ دشمنوں کو بھی دعاؤں سے محروم نہیں کرتے۔ مگر خدا تعالیٰ ان کے دل میں مخلصین اور محبین سلسلہ اور اطاعت شعار بندوں کے لئے دعا کرنے کا ایک خاص جوش ڈالتا ہے۔ پس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لیے جو دعائیں کی گئی ہیں وہ شرکائے جلسہ کے حق میں قبول ہوتی ہیں۔

☆… اس جلسہ کا ایک فائدہ باہمی تعارف بھی ہے۔ نئے اور پرانے احمدی جب اکٹھے ہوتے ہیں تو اجنبیت دُور ہو کر ایسا باہمی پیار اور محبت پیدا ہوتا ہے جس کا اثر بعد میں بھی قائم رہتا ہے گویا ایک خوبصورت معاشرے کی تشکیل میں بھی جلسہ سالانہ اہم کردار ادا کرتا ہے۔

☆… جو لوگ دوران سال اس دار فانی سے رخصت ہو جاتے ہیں اُن کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعائیں کی جاتی ہیں اور اُن کے ذکر خیر کا موقع ملتا ہے۔ اس دعائے مغفرت میں ایک فائدہ یہ بھی مخفی ہے کہ شرکائے جلسہ کے دل میں بنی نوع انسان سے ہمدردی کا مادہ پیدا ہو گا اور وہ فوت ہونے والوں کے لئے بعد میں بھی ہمیشہ دعائیں کرتے رہیں گے۔

☆… جو لوگ جلسہ سالانہ کے موقع پر آتے ہیں وہ نفاق کے مرض سے بچ جاتے ہیں۔ جلسہ سالانہ سے محروم رہنے والوں اور باقاعدگی سے شامل نہ ہونے والوں کے لئے ایک خطرہ ہے کہ مبادا ان میں نفاق کا خطرہ پیدا ہو۔ کیونکہ یہ جلسہ اپنوں اور غیروں کے ذہنوں میں پرورش پانے والی بہت سی غلط فہمیاں دور کرنے کا موجب بھی بنتا ہے۔

☆… یہ جلسہ احباب جماعت میں مہمان نوازی کا اعلیٰ خلق پیدا کرتا ہے۔ رضا کارانہ خدمت کے نتیجے میں انتظامی

صلاحیتیں بڑھتی ہیں نیز وقارِ عمل اور خدمتِ خلق کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اطاعت کا بے نظیر نمونہ نظر آتا ہے کیونکہ ہر چھوٹا، بڑا خدمت پر متعین بچوں کے اشارے کی بھی تعمیل کرتا ہے۔

☆... وقت کی پابندی کا احساس بھی پیدا ہوتا ہے کیونکہ جلسہ سالانہ کے موقع پر وقت کی پابندی کا خصوصیت سے خیال رکھا جاتا ہے۔

☆... جلسہ میں شامل ہونے والے احباب میں خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ نیز خدا کی راہ میں تکلیف اٹھانے کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ سفر وحضر میں پیش آنے والی صعوبتوں کو محض خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر برداشت کرنے سے دینی امور میں لذّت حاصل کرنے کا ذوق پیدا ہوتا ہے۔

☆... خدمت کرنے والوں اور قربانی کرنے والوں کو دیکھ کر اور اُن سے مل کر مسابقت کی روح پیدا ہوتی ہے۔ نیز صحبت صالحین اور صحبت صادقین سے استفادہ کرتے رہنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے جو اصلاح نفس کے لئے بے حد ضروری ہے۔

☆... جو لوگ کم خوشحال ہوتے ہیں وہ جلسہ میں شامل ہونے کے لیے قناعت سے کام لیتے ہیں جبکہ صاحب حیثیت حضرات میں اسراف اور فضول خرچی سے بچنے اور دین کے لیے قربانی کرنے کا جذبہ ترقی پذیر ہوتا ہے۔

☆... مختلف ممالک، مختلف زبانیں بولنے والے اور مختلف پس منظر سے آئے ہوئے احباب سے ملنے اور اُن کے ایمان افروز واقعات سننے سے دعوت الی اللہ اور ذاتی اصلاح کے لیے راہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ گویا جلسہ سالانہ جیسے مواقع سے انسان اپنی کمزوریوں کو چھوڑتا ہے اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا اور عاجزی اختیار کرتے ہوئے اخلاقی اور روحانی میدان میں ترقی کی سعی کرتا ہے۔

الغرض جلسہ سالانہ میں شمولیت کی برکات اور اس کے ثمرات کو سمیٹنا از حد مشکل ہے۔ اگرچہ ہم بخوبی آگاہ ہیں کہ متفرق عالمی مسائل کے تناظر میں دنیا کے حالات یکسر تبدیل ہو چکے ہیں اور عوام کو بگڑتی ہوئی معاشی صورتحال اور صحت کے علاوہ بھی دیگر بہت سے مسائل کا سامنا ہے۔ سفر اور حضر میں نئے ضوابط کی پابندی اور ایس او پیز کے مطابق اجتماعات میں شمولیت اس سے سوا ہے۔ ایسے میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لیے رختِ سفر باندھنا کچھ ایسا بھی سہل نہیں۔ تاہم اگر اُن برکات کو ملحوظ رکھا جائے جو خدا تعالیٰ نے اس جلسے سے وابستہ فرمادی ہوئی ہیں تو یہی تکالیف برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا ہو جائے گا۔ اس حوالہ سے حضرت مولوی محمد الیاس خاں صاحب (متوفی 1948ء) کا ایک نہایت ایمان افروز اور روح پرور واقعہ ہدیہ قارئین ہے۔

حضرت مولوی صاحب صوبہ سرحد (خیبر پختونخواہ) کے ایک پاک نفس، پیکرِ صبر وحیا اور صاحبِ کشف و رؤیا بزرگ تھے جنہیں 1909ء میں چارسدہ میں سب سے پہلے احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ قادیان جلسہ سالانہ پر جاتے ہوئے کوئٹہ میں عموماً آپ کا مختصر قیام ہوتا۔ ایک دفعہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لیے جاتے ہوئے جب آپ چند دن کے لیے کوئٹہ میں فروکش ہوئے تو ڈاکٹر عبداللہ صاحب امیر جماعت کوئٹہ نے حضرت مولوی صاحب سے فرمایا کہ کل کا خطبہ جمعہ آپ دیں اور دوستوں کو قادیان جلسہ سالانہ پر جانے کی تلقین کریں۔ کیونکہ گزشتہ سال کوئٹہ میں آنے والے زلزلے کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مالی تنگی کی وجہ سے دوست کم جائیں گے۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے خطبہ میں دیگر امور کے علاوہ جلسہ سالانہ پر جانے کے لیے ایسے زور دار الفاظ میں تحریک فرمائی کہ جس سے احباب جماعت کے دلوں میں جلسہ سالانہ پر جانے کا جوش پیدا ہوا اور کافی دوست جلسہ سالانہ پر گئے۔ یہ خطبہ حضرت مولوی صاحب کے تعلق باللہ کی بھی شاندار مثال ہے۔ آپ نے فرمایا:

محمد الیاس کو چند اہم امور درپیش تھے۔ بہت دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیری دعا قبول ہو گی مگر تین شرطوں کے ساتھ۔ پہلی یہ کہ تم بیس ہزار احمدیوں کو بلاؤ اور تین دن کی ان کی دعوت کرو، رہائش کا انتظام کرو۔ دوسری یہ کہ صحابہ کرام کو بلاؤ، وہ بھی آئیں۔ اور تیسری یہ کہ خلیفہ وقت کو بھی بلاؤ اور ان سب سے عرض کرو کہ تمہارے لیے رو رو کر دعا کریں۔ میں نے اپنے خدا سے عرض کی میری حقیر حیثیت کو تُو خوب جانتا ہے۔ میں تو تین آدمیوں کو تین دن بھی کھانا نہیں دے سکتا اور نہ رہائش کا انتظام کر سکتا ہوں۔ پھر میری حیثیت کیا ہے کہ میں بیس ہزار احمدیوں کو بلاؤں۔ جواب میں لوگ کہیں گے ہمیں فرصت نہیں۔ پھر صحابہ کرام اور خلیفۂ وقت کی خدمت میں کیسے عرض کروں کہ میرے یہ اہم کام ہیں؟ آپ ان امور کی انجام دہی کے لیے رو رو کر خدا سے میرے لیے دعا کریں۔ ممکن ہے جن امور کو میں اہم سمجھتا ہوں وہ ان کو کوئی اہمیت نہ دیتے ہوں۔ مَیں اللہ تعالیٰ کے حضور بہت رویا کہ اے اللہ! یہ شرائط بہت سخت ہیں... یہ شرائط میری وسعت سے باہر ہیں، مجھ پر رحم فرما۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محمد الیاس! یہ سب انتظام میں نے تمہارے لیے کر دیا ہے۔ تم قادیان جلسہ سالانہ پر جاؤ۔ وہاں بیس ہزار احمدی بھی آئیں گے۔ صحابہ کرام بھی آئیں گے، خلیفۂ وقت بھی موجود ہو گا۔ ان کی خوراک اور رہائش کا انتظام بھی میں کروں گا۔ جلسہ سالانہ کی افتتاحی اور اختتامی دعا میں جب جلسہ سالانہ کے تمام احباب مع خلیفۂ وقت روئیں گے، تم بھی رونا اور اپنا مدعا پیش کرنا، میں قبول کروں گا۔

پھر آپ نے فرمایا: مَیں احباب جماعت سے پوچھتا ہوں۔ کیا یہ سودا مہنگا ہے؟ کیا تم لوگوں کی کوئی ضروریات نہیں ہیں اور تم ہر چیز سے بے نیاز ہو؟

اٹھو اور جلسہ سالانہ پر جانے کی تیاری کرو کہ یہ وقت پھر ایک سال بعد ہاتھ آئے گا۔ کس کو پتا اس وقت کون زندہ ہو گا؟ ایسے سنہری موقع کو اپنے ہاتھ سے گنوانا کہاں کی عقلمندی ہے؟

(حیات الیاس، صفحہ 85-87)

آج دنیا کے گلوبل ولیج میں، جماعت احمدیہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی برکت سے بنیان مرصوص کا نظارہ پیش کرتی ہے۔ زمین کے کناروں تک پھیلی ہوئی بیشتر جماعتوں میں جلسہ سالانہ کا انعقاد بھی ہو رہا ہے۔ اگرچہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کسی بھی جلسہ سالانہ میں براہ راست شمولیت تو غیر معمولی اہمیت اور برکات اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہوتی ہے۔ تاہم یہ بھی امر واقع ہے کہ ہر ملک میں منعقد ہونے والا جلسہ سالانہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت اور منظوری سے منعقد ہوتا ہے اور اس میں پیش کی جانے والی تقاریر اور دیگر اہم پروگراموں کی منظوری بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی عطا فرماتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ 36)

جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام

جلسہ سالانہ کی بنیاد سیّدنا امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہاتھوں سے 1891ء میں رکھی گئی۔ آپ نے اس جلسہ کے آغاز کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اسی کی طرف سے ملنے والی راہنمائی کے نتیجہ میں فرمایا اور اسی وقت یہ بھی اعلان فرما دیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے جاری ہونے والا ایک انتظام ہے جو دنیا میں پھیلتا چلا جائے گا اور اس کا فیض ساری دنیا کو اپنے احاطہ میں لے لے گا۔

1891ء کے پہلے جلسہ میں صرف 75 مخلصین جماعت نے شرکت کی۔ کیسے فدا کار اور خوش نصیب تھے وہ شرکاء جلسہ جن کے اسمائے گرامی ہمیشہ ہمیش کے لئے تاریخ احمدیت کا حصہ بن گئے۔ جلسہ سالانہ سال بہ سال ترقی کرتا گیا اور اس کا دامنِ فیض وسعت پذیر ہوتا رہا۔ ہندوستان کی تقسیم کے بعد پاکستان اور ہندوستان دونوں ملکوں میں مرکزی جلسے بڑی شان سے ہونے لگے اور پھر دنیا کے باقی ملکوں میں بھی ان جلسوں کی داغ بیل پڑی اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ جلسہ دنیا کے کم و بیش ایک سو سے زائد ممالک میں ہر سال منعقد ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ کیا ہے؟ رحمت کا ایک بادل ہے جو ساری دنیا پر چھا گیا ہے اور اس بادل سے اترنے والی روحانی بارشیں قریہ قریہ اور بستی بستی بندگانِ خدا کے دلوں کو علوم و معرفت سے سیراب کرتی چلی جاتی ہیں۔

الحمد للہ اب اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس کی تائید و نصرت اور حفاظت کے سایہ میں یہ جلسہ سالانہ جو جماعت احمدیہ کینیڈا کا پینتالیسواں جلسہ سالانہ ہے بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مورخہ 14 تا 17 جولائی 2023ء ایئر پورٹ کے قریب انٹرنیشنل سینٹر، مسس ساگا میں منعقد ہو رہا ہے۔

یہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کینیڈا کا ایک نہایت ایمان افروز روحانی جلسہ ہوتا ہے۔ یہ دنیاوی میلوں اور اجتماعوں کی کیفیت کے برعکس نہایت مؤثر روحانی تاثیرات کا حامل ہوتا ہے۔ حصولِ علم و معرفت اور قربِ مولیٰ کی راہوں کے متلاشی، عشاقِ اسلام و احمدیت، بیرون ممالک اور کینیڈا کے دور دراز شہروں سے اس نیک ارادہ سے اس جلسہ میں شمولیت کے لئے آتے ہیں کہ ہمیں صحبتِ صالحین سے مستفید ہونے کا موقع ملے گا اور ہم روحانی اعتبار سے ایک نئی زندگی لے کر اور اپنے سینوں میں خدمت اسلام کا عزم صمیم لے کر اپنے گھروں کو واپس لوٹیں گے۔ یہی وہ اعلیٰ مقاصد ہیں جن کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مخلصین کے لئے نہایت درد سے بیش قیمت مقبول دعائیں کیں۔ خدا کرے کہ ان دعاؤں کا فیض جلسہ میں شامل ہونے والوں کو ہمیشہ پہنچتا رہے۔ آمین۔

اس روحانی جلسہ کے ماحول کا اندازہ اس بات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ یہ دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور مومنانہ محبت و اخوت کے پاکیزہ ماحول میں منعقد ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے آئینہ دار اس جلسہ سالانہ میں روزانہ نمازوں کے علاوہ باجماعت نمازِ تہجد کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ روزانہ درس القرآن اور درس الحدیث پیش کیا جاتا ہے۔

کینیڈا کے دور دراز شہروں اور بیرون ممالک سے آئے ہوئے ہزارہا مخلصین کو باہم متعارف ہونے اور باہمی محبانہ تعلقاتِ اخوت استوار کرنے کا موقع ملتا ہے۔ مختلف رنگ و نسل اور قومیتوں کے لوگ پہلی بار بھی اس محبت اور وارفتگی کے عالم میں ملتے ہیں کہ گویا لمبے عرصہ کے بعد دو بھائی ایک دوسرے سے مل رہے ہوں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو؟ احمدیت کی برکت سے دیس بدیس کے اجنبی اور ناواقف لوگ رشتۂ اخوت میں منسلک ہو چکے ہیں اور جلسہ سالانہ کے دن ان روحانی بھائیوں اور بہنوں کے باہم ملنے اور رشتۂ اخوت کو مضبوط تر کرنے کے دن ہوتے ہیں۔

پھر جلسہ کے دنوں میں نئے احمدیوں کو دیکھنے اور ملنے کا موقع ملتا ہے۔ نیز دوران سال رخصت ہو جانے والے بھائیوں اور بہنوں کے لئے دعائے مغفرت کا بھی موقع ملتا ہے۔ الغرض بے شمار روحانی اور علمی فوائد ہیں جو شرکائے جلسہ کو ان تین بابرکت دنوں میں نصیب ہوتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں علماء سلسلہ کے نہایت علمی، تحقیقی، تربیتی اور تبلیغی خطابات ہوتے ہیں اور سارا وقت دعاؤں، عبادات اور ذکرِ الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر ہوتا ہے۔ ان ایمان افروز خطابات سے سامعین کو بیش قیمت نکاتِ معرفت سے اپنے دامن بھرنے کی توفیق ملتی ہے۔ ذہنوں کو جلاء اور دل کو پُر جوش ولولہ نصیب ہوتا ہے۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت واحسان ہمارے جلسہ سالانہ کے لئے مرکزی نمائندہ مقرر فرمایا ہے اور امسال جلسہ سالانہ کے مرکزی موضوع "توحید باری تعالیٰ" کے مختلف پہلوؤں پر جماعت احمدیہ کے علمائے سلسلہ نہایت علمی، تحقیقی، تربیتی، تبلیغی اور ایمان افروز خطاب فرمائیں گے۔

الغرض یہ تین دن تبلیغی، روحانی اور علمی ترقی کے انمول ایام ہیں ان سے احباب جماعت کو بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

نیز آپ سے درخواست ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں اور اپنے ساتھ غیر از جماعت دوستوں کو بھی بکثرت لائیں کیونکہ یہ تبلیغ کا سب سے نادر موقع ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ سالانہ کو غیر معمولی کامیابی اور برکت عطا فرماتے ہوئے جماعت کی وسعت اور ترقی کا ایک تازہ نشان بنا دے۔ اور یہ بہتوں کی رشد و ہدایت کا موجب ہو۔ اور اس جلسہ کو ہر جہت سے ان سب مقاصد کو پورا کرنے والا بنا دے جن کی خاطر اس جلسہ سالانہ کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمایا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیش بہا مقبول دعاؤں سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو بہرہ ور فرمائے۔ آمین۔

لازمی چندہ جات کا تعارف اور ہماری ذمہ داریاں

مکرم سہیل مبارک شرما صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

قرآن کریم کے مطالعے سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ انسان کی پیدائش کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کا عبد بننا ہے۔ اور اس مقصد کے حصول کے لیے جن بنیادی ذرائع کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے، ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال کی قربانی بھی ہے۔ اس کی طرف رہنمائی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع میں ہی فرمادی۔ چنانچہ سورۃ البقرۃ کی ابتدائی آیات میں متقین کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

(سورۃ البقرۃ 4:2)

جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

یعنی اوّل یہ کہ اگر اللہ تک پہنچنا ہے اور اس کی رضا حاصل کرنی ہے تو پھر اللہ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ بھی کرنا پڑے گا۔ اور دوسری بات جس کی طرف توجہ دلائی کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے یہ مت سمجھ بیٹھنا کہ اللہ تمہارے مال کا محتاج ہے۔ بلکہ یہ حقیقت ہمیشہ تمہارے سامنے رہے کہ اس دنیا میں جن نعمتوں سے بھی تم فائدہ اٹھا رہے ہو یہ تمہیں اللہ ہی کی عطا فرمائی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو تمہیں اپنے دیے ہوئے مال میں سے خرچ کرنے کے لیے بلا رہا ہے تو وہ اس لیے ہے تا کہ وہ تم پر اپنی اور نعمتیں نازل فرمائے اور تمہیں اعلیٰ روحانی مدارج عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کرنے والے کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا اہمیت ہے، اس بارہ میں ایک حدیث ہمیں یہ ملتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”سخی آدمی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے اور جہنم سے دور ہے، بخیل آدمی اللہ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، اور جہنم سے قریب ہے، جاہل سخی اللہ کے نزدیک بخیل عابد سے کہیں زیادہ محبوب ہے۔“

(سنن الترمذی۔ أبواب البر والصلة باب ما جاء فی السخاء)

قرآن و حدیث میں بار بار اس مضمون کو بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنا مال قربان کرتا ہے اللہ تعالیٰ جہاں اسے روحانی طور پر اعلیٰ درجات عطا فرماتا ہے وہیں اس کے دیے ہوئے مال کو بھی کئی گنا بڑھا کر اسے عطا فرماتا ہے۔

اس مضمون کو سورۃ بقرۃ کی آیت نمبر 246 میں درج ذیل خوبصورت انداز میں بیان فرمایا گیا ہے۔ فرمایا:

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ط وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

(سورۃ البقرۃ 246:2)

کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے تا کہ وہ اس کے لئے اسے کئی گنا بڑھائے۔ اور اللہ (رزق) قبض بھی کر لیتا ہے اور کھول بھی دیتا ہے۔ اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں مالی قربانی کی اہمیت

یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا فضل ہے کہ اس نے ہمیں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق امام وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے اور بعد ازاں آپ کے قائم مقام خلیفہ کی بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں سے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی پا کر مالی قربانی کا مطالبہ فرمایا۔ اور اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا کہ:

”میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے۔ کیونکہ اسلام اس وقت تنزل کی حالت میں ہے۔ ...اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے۔... چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام و نشان مٹا دیں جب یہ حالت ہو گئی ہے تو کیا اب اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں؟ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے تو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشا کی تعمیل ہے۔“

(ملفوظات۔ جلد 8، صفحہ 394-393۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں آپ کے ماننے والوں کے لیے مالی قربانی کی اہمیت اور برکت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس نکتہ کو ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

”پس تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو۔ ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقع ہاتھ آنے کا نہیں۔ کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے کہ کسی سے جانیں مانگی نہیں جاتیں۔ اور یہ زمانہ جانوں کے دینے کا نہیں بلکہ مالوں کے بشرط استطاعت خرچ کرنے کا ہے۔“

(الحکم قادیان۔ 10 جولائی 1903ء)

مذکورہ بالا ارشاد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمارہے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مسیح محمدی ﷺ کے ماننے والوں سے صحابہ رسول اللہ ﷺ کی طرح جنگوں میں جانی قربانی کا مطالبہ نہیں کیا بلکہ اس دور میں تمہارے ایمان کا معیار مال کی قربانی مقرر فرمایا ہے۔ یہ وہ جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے صحابہ رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر اسلام کے دفاع اور اس کی تبلیغ کے لیے پیدا کیا ہے۔ لیکن اس دور میں اسلام کا دفاع تلوار سے نہیں بلکہ مالی قربانی سے ہوگا۔ کیوں کہ دشمن کا اسلام پر حملہ تلوار سے نہیں بلکہ ان ذرائع سے ہے جن کا مقابلہ کرنے کے لیے مالی قربانی کی ضرورت ہے۔

لازمی چندہ جات کا تعارف

جیسا کہ اس سے پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی پا کر جماعت کو جہاد بالمال کی طرف توجہ دلاتے ہوئے چندہ کی تحریک فرمائی۔ چنانچہ وہ چندہ جات جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمائے انہیں جماعت میں لازمی چندہ جات کہا جاتا ہے۔ ان چندہ جات میں چندہ عام، چندہ وصیت یا حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ شامل ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت کو چندہ کی تحریک مندرجہ ذیل الفاظ میں فرماتے ہیں:

”سوائے اسلام کے ذی مقدرت لوگو! دیکھو میں یہ پیغام آپ لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اس اصلاحی کارخانے کی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نکلا ہے اپنے سارے دل اور ساری توجہ اور سارے اخلاص سے مدد کرنی چاہئے۔ اور اس کے سارے پہلوؤں کو بنظر عزت دیکھ کر بہت جلد حقِ خدمت ادا کرنا چاہئے۔ جو شخص اپنی حیثیت کے موافق کچھ ماہواری چندہ دینا چاہتا ہے وہ اس کو حقِ واجب اور دینِ لازم کی طرح سمجھ کر خود بخود ماہوار اپنی فکر سے ادا کرے اور اس فریضے کو خالصتاً للہ نذر مقرر کر کے اس کے ادا میں تخلّف یا سہل انگاری کو روا نہ رکھے۔ اور جو شخص یکمشت امداد کے طور پر دینا چاہتا ہے وہ اسی طرح ادا کرے۔ لیکن یاد رہے کہ اصل مدعا جس پر اس سلسلے کے بلاانقطاع چلنے کی امید ہے۔ وہ یہی انتظام ہے۔ کہ سچے خیر خواہ دین کے اپنی بضاعت اور اپنی بساط کے لحاظ سے ایسی سہل رقم ماہواری کے طور پر ادا کرنا اپنے نفس پر ایک حتمی وعدہ ٹھہرا لیں جن کو بشرط نہ پیش آنے کسی اتفاقی مانع کے بآسانی ادا کر سکیں۔ ہاں جس کو اللہ جلّشانہ توفیق اور انشراح صدر بخشے وہ علاوہ اس ماہواری چندے کے اپنی وسعت، ہمت اور اندازہ مقدرت کے موافق یکمشت کے طور پر بھی مدد کرسکتا ہے۔“

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 33 تا 34، ایڈیشن 2021ء مطبوعہ انگلستان)

چندہ عام

یہ وہ چندہ ہے جو کہ ہر اس احمدی مرد و عورت پر جس کی اپنی کوئی بھی آمد ہو لازمی ہے۔ یہ چندہ ہر قسم کی آمد یعنی (روزگار، تجارت، جزوی ملازمت، سوشل ویلفیئر، معذوری الاؤنس، Old age benefit, Employment Insurance, Pension, Disability وغیرہ) پر ہوتا ہے۔ اور مجموعی آمدنی کا 16واں حصہ یا 6.25 فیصد ادا کرنا ہوتا ہے۔

حصہ آمد یا چندہ وصیت

یہ چندہ ان احمدی مرد و خواتین کے لئے ہے جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ کے قائم کردہ نظام وصیت میں شامل ہیں۔ اس چندہ کی کم از کم شرح 10 فیصد ہے۔ یہ چندہ بھی آمد پر ہے۔ اس لئے جو بھی مجموعی آمد ہو گی اس پر 10 فیصد یا جس شرح پر وصیت کی ہے، یہ چندہ ادا کرنا ہوگا۔ ایسے طلباء یا خواتین جن کی کوئی آمد نہ ہو اور وہ نظام وصیت میں شامل ہوں انہیں اپنے جیب خرچ پر یہ چندہ ادا کرنا ہوگا۔ جو کہ کینیڈا کے معاشی حالات کے مطابق کم سے کم 300 ڈالر سالانہ مقرر ہے۔ جو احباب وصیت کے نظام میں شامل ہو جاتے ہیں اور چندہ وصیت ادا کرتے ہیں ان کے لئے چندہ عام کی ادائیگی ضروری نہیں ہوتی۔

چندہ جلسہ سالانہ

یہ چندہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت سے جاری ہے اور یہ جلسہ سالانہ کے انتظام و انصرام کے لئے جاری کیا گیا۔ اس چندہ کی شرح پورے سال کی آمد کا 120 واں حصہ یا ایک مہینے کی آمد کا دسواں حصہ ہے۔ یہ بھی ہر اس مرد اور عورت پر لازم ہے جس کی اپنی کوئی آمد ہے۔ لیکن وہ احباب جماعت جن کی اپنی کوئی آمد نہیں ہے وہ بھی اس کی ادائیگی کرنا چاہیں تو اس میں کوئی روک نہیں ہے بلکہ بہتر ہے کہ وہ اس چندے کی برکات سے فائدہ اٹھانے کے لئے اس میں حتی الوسع شامل ہوں۔

لازمی چندہ ماہ بماہ دینا ضروری ہے

لازمی چندہ ہر ماہ دینا ضروری ہے صرف ایسے احمدی زمیندار حضرات جنہیں آمد ہی چھ مہینے کے بعد ہوتی ہے، ان کے لیے جماعتی قواعد میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ وہ اپنی آمد پر 6 ماہ میں اس چندے کی ادائیگی کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت اصرار اور تاکید کے ساتھ اپنے بیعت کنندگان کو اس بارہ میں نصیحت فرمائی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

”ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کے لیے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ ... ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہئے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے اگر بے ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے گو تھوڑی مدد ہو تو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لیے اور دین کی اغراض کے لیے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔“

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 83، ایڈیشن 2021ء، مطبوعہ انگلستان)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 3/ جون 2005ء میں لازمی چندہ کی ہر ماہ باقاعدگی سے ادائیگی

کے بارہ میں جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میں احباب جماعت کو یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جن کے چندہ عام کے بجٹ کی ادائیگی میں اور اسی طرح چندہ جلسہ سالانہ، یہ لازمی چندہ جات جو ہیں ان کی ادائیگی میں کمی رہ گئی ہے وہ کوشش کر کے ادا کریں۔ جماعت کا بڑے عرصہ سے یہ مزاج بن گیا ہے کہ آخر وقت پر جا کر اپنے چندوں کی ادائیگی کرتے ہیں۔ جو لازمی چندے ہیں وہ تو آپ کو ہر ماہ ادا کرنے چاہئیں تا کہ بعد میں ادائیگی کا بوجھ نہ پڑے۔ اور اس سے فائدہ یہ ہے کہ باقاعدہ چندہ دینے کا اور باقاعدہ قربانی کرنے کا جو ثواب ہے وہ بھی آپ حاصل کرنے والے ہوں گے۔"

(خطباتِ مسرور۔ جلد سوم، صفحہ 330)

لازمی چندہ جات کی اصل آمد پر ادائیگی کی اہمیت اور اس کا فلسفہ

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کی اصل غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا اور تقویٰ کا حصول ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس امر کو سمجھا جائے کہ چندہ کی ادائیگی خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی ہے اور اللہ تعالیٰ سے انسان جھوٹ نہیں بول سکتا۔ اگر بظاہر انسان نیکی کا کام کرے لیکن اس میں جھوٹ شامل ہو جائے تو وہ نیکی بدی میں بدل جاتی ہے۔ اسی لئے ضروری ہے کہ لازمی چندہ میں اس امر کو مدنظر رکھا جائے اور جو بھی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمائے ہیں ان کے مطابق اپنی اصل آمد پر چندہ جات کی ادائیگی کی جائے اور ہر گز غلط بیانی نہ کی جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 6/ جون 2003ء میں جماعت کو اس اہم نقطہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اگر شروع میں بجٹ جو بھی بنا اور اس کے بعد اگر حالات بہتر ہوئے تو بجائے اس کے کہ صرف بجٹ کے مطابق ادائیگی ہو جس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوئے ان کے مطابق اپنی ادائیگی کرنے کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ سے ہمارے سودے صاف ہوں گے تو وہ سمیع اور علیم خدا ہے، ہمارے حالات سے باخبر ہے۔ ہماری نیک نیتی کو دیکھتے ہوئے ہماری دعاؤں کو زیادہ سنے گا اور سب سے زیادہ اگر ہمیں کسی چیز کی ضرورت ہے اس وقت، اس زمانہ میں اور اپنی ذات کے لئے بھی تو وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اور اس کے حضور عاجزانہ دعائیں ہیں جو اس کے حضور قبولیت کا شرف پائیں۔ تو میری یہ درخواست ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے بھی یہ بہت ضروری ہے کہ اپنے ہر قسم کے معاملات خدا تعالیٰ سے صاف رکھیں۔"

(خطباتِ مسرور۔ جلد اول، صفحہ 107)

اس حوالے سے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر کوئی فرد جماعت دیانت داری سے اور تقویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ سمجھتا ہے کہ وہ چندہ عام اصل شرح سے ادا نہیں کر سکتا تو چاہئے کہ وہ جھوٹ بول کر اپنی قربانی کو ضائع کرنے کے سامان نہ کرے بلکہ خلیفۂ وقت سے اجازت لے کر کم شرح کے ساتھ چندہ عام دے دے۔ لیکن یہ اجازت صرف چندہ عام کے متعلق ہے۔ چندہ وصیت کے متعلق یہ اجازت نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس بارہ میں فرماتے ہیں:

"میں نے تو بارہا یہ اعلان کیا ہے کہ اگر کوئی شخص اتنا نہیں دے سکتا جو شرح کے مطابق ضروری ہے تو صاف کہے، اپنے حالات پیش کرے۔ چندہ عام ہے وہ خلیفہ وقت معاف کر سکتا ہے۔ اور میں کھلا وعدہ کرتا ہوں کہ جو دیانتداری سے سمجھتا ہے کہ میں نہیں پورا اتر سکتا میری شرح کم کر دی جائے۔ اس کی شرح کم کر دی جائے گی۔ لیکن جھوٹ نہ بولیں خدا سے۔ یہ نہ ہو کہ خدا کروڑ دے رہا ہو اور آپ لاکھ کے اوپر چندہ دے رہے ہوں اور بتا یہ رہے ہوں کہ دیا ہی خدا نے لاکھ ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 ستمبر 1982ء، بحوالہ خطباتِ طاہرؒ جلد اول، صفحہ 145)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی خطبہ جمعہ 3/ جون 2005ء میں ان افراد جماعت کو جو اصل شرح سے چندہ کی ادائیگی کی توفیق نہیں رکھتے، مندرجہ ذیل الفاظ میں توجہ دلائی:

"پس ہر احمدی کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ اپنی مالی قربانیوں کو باقاعدہ رکھے تا کہ ساتھ ساتھ تزکیہ نفس بھی ہوتا رہے۔ خلافت ثانیہ کے ابتدا میں جب سے چندہ عام کی ایک شرح مقرر ہو چکی ہے یعنی 1/16 کے لحاظ سے۔ تو ہر احمدی کو اس کے مطابق چندہ دینا چاہئے اور چندہ دیتا ہے۔ لیکن اگر مالی حالات اجازت نہ دیں تو اسی اجازت کے ماتحت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے چھوٹ مل سکتی ہے۔ لیکن ہمیشہ ہر احمدی کو یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توفیقوں کو جانتا ہے۔ اس لئے تقویٰ پر چلتے ہوئے اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ان کو اپنے چندوں میں کمی کرنی چاہئے تو بے شک کریں لیکن اس کے لئے جماعت میں طریق ہے کہ خلیفۂ وقت سے اجازت لے لیں کہ میرے حالات ایسے ہیں جس کی وجہ سے میں پوری شرح سے چندہ نہیں دے سکتا، ادائیگی نہیں کر سکتا۔ لیکن اپنے آپ کو مکمل طور پر مالی قربانی سے فارغ نہ کریں۔"

(خطباتِ مسرور۔ جلد سوم، صفحہ 331-332)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چندہ کے مصارف اور اس حوالے سے احمدیوں کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے اس میں ایک جہاد مالی قربانیوں کا جہاد بھی ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ اسلام کے دفاع میں لٹریچر شائع ہو سکتا ہے، نہ قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں ترجمے ہو سکتے ہیں، نہ یہ ترجمے دنیا کے کونے کونے میں پہنچ سکتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ 36)

اسلام کا ایک اہم ترین فریضہ زکوٰۃ

مکرم مبارک احمد ظفر صاحب، ایڈیشنل وکیل المال لندن

زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ قران کریم میں متعدد جگہوں پر اللہ تعالیٰ نے نمازوں کو قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں زکوٰۃ ادا کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

(سورۃ البقرۃ 278:2)

جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک اور مناسب حال عمل کرتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس یقیناً ان کا اجر (محفوظ) ہے اور انہیں نہ (تو) کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ۝

(سورۃ المائدہ 56:5)

تمہارا مددگار صرف اللہ اور اس کا رسول اور وہ مومن ہیں جو نماز کو قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور (ساتھ ہی) وہ پکے موحّد ہیں۔

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۝

(سورۃ التوبہ 18:9)

اللہ کی مسجدوں کو تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے۔ اور نمازوں کو قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا سو قریب ہے کہ ایسے لوگ کامیابی کی طرف لے جائے جائیں۔

رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ۝

(سورۃ النور 38:24)

کچھ مرد۔ جن کو اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے سے اور زکوٰۃ کے دینے سے نہ تجارت اور نہ سودا بیچنا غافل کرتا ہے وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل الٹ جائیں گے اور آنکھیں پلٹ جائیں گی۔

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

(سورۃ النور 57:24)

اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰتیں دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

هُدًى وَرَحْمَةً لِلْمُحْسِنِينَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝

(سورۃ لقمٰن 4،5:31)

(اور) اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت کا موجب ہے۔ وہ لوگ جو نماز کو (اس کی شرائط کے ساتھ) ادا کرتے ہیں اور (غریبوں اور مسکینوں کو) زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں اور اخروی زندگی پر یقین رکھتے ہیں۔

فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ؕ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

(سورۃ المزمل 21:73)

پس قرآن میں سے جتنا میسر آئے پڑھ لیا کرو اور نمازیں شرائط کے مطابق ادا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کو خوش کرنے کے لئے مال کا ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر الگ کر دیا کرو اور جو بھلائی بھی تم اپنی جانوں کے لئے آگے بھیجو گے۔ تم اس کو اللہ کے پاس اس حالت میں پالو گے کہ وہ بہتر اور اجر میں بڑھ کر ہوگی۔ اور اللہ سے استغفار کرو۔ اللہ بہت معاف کرنے والا (اور) بے حد رحم کرنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔“

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 15)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور معین شرح ہے عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔ زمینداروں کے لئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اسی طرح جنہوں نے جانور وغیرہ بھیڑ، بکریاں، گائے وغیرہ پالی ہوتی ہیں ان پر بھی ایک معین تعداد سے زائد ہونے پر یا ایک معین تعداد ہونے پر زکوٰۃ ہے۔ پھر بنک میں یا کہیں بھی جو ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے۔ اب ہر عورت کے پاس کچھ نہ کچھ زیور ضرور ہوتا ہے۔ اور بعض عورتیں بلکہ اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں، جن کی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات تو نہیں دیتیں، دوسری تحریکات میں حصہ لے لیتی ہیں۔ لیکن اگر ان کے پاس زیور ہے، اس کی بھی شرح کے لحاظ سے مختلف فقہاء نے بحث کی ہوئی ہے۔ باون تولے چاندی تک کا زیور ہے یا اس کی قیمت کے برابر اگر سونے کا زیور ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے، اور اڑھائی فی صد اس کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے اس کی قیمت کے لحاظ سے۔ اس لئے اس طرف بھی عورتوں کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور زکوٰۃ ادا کیا کریں۔ بعض جگہ یہ بھی ہے کہ کسی غریب کو پہننے کے لئے زیور دے دیا جائے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہوتی لیکن آج کل اتنی ہمت کم لوگ کرتے ہیں کسی کو دیں کہ پتہ نہیں اس کا کیا حشر ہو۔ اس لئے چاہئے کہ جو بھی زیور ہے، چاہے خود مستقل پہنتے ہیں یا عارضی طور پر کسی غریب کو پہننے کے لئے دیتے ہیں احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اس پر زکوٰۃ ادا کر دیا کریں۔“ فرمایا:

”ایک روایت میں آتا ہے حضرت عمروؓ بن شعیب اپنے دادا کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی، اس کی بیٹی نے سونے کے بھاری کنگن پہنے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے اس عورت سے پوچھا کہ کیا ان کی زکوٰۃ بھی دیتی ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں یا رسول اللہ! تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا تو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے آگ کے کنگن پہنائے؟۔ یہ سن کر اس عورت نے اپنی بیٹی کے ہاتھ سے کنگن اتار لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے لئے ہیں، جہاں چاہیں آپ خرچ فرمائیں۔ (سنن ابو داؤد۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب الکنز ما ھو وزکوٰۃ الحلی) اور دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم یہ نہ دیتیں تو آگ کے کنگن پہنائے جاتے۔ اس روایت کے بعد خاص طور پر جن پر زکوٰۃ واجب ہے ان کو توجہ دینی چاہئے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا عورتوں پر زیادہ واجب ہوتی ہے ان کے خاوندوں کو ان کی مدد کرنی چاہئے“۔

(خطباتِ مسرور۔ جلد 2، صفحہ 455-456۔ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 2 جولائی 2004ء)

- اس کے بعد خلیفۃ المسیح نے تمام جائزے لینے کے بعد چاندی اور سونے کی علیحدہ شرط مقرر کی ہے جس میں 52½ تولے (ساڑھے باون تولے) چاندی یعنی 612.35 گرام یا 7½ تولے سونے یعنی 87.47 گرام پر زکوٰۃ ہوگی۔ یا اس کے برابر بینک میں رکھی ہوئی رقم پر۔
- زکوٰۃ 100% حصہ مرکزی ہوتی ہے۔ کسی جماعت کو (مرکز کی پیشگی اجازت کے بغیر) ملکی یا مقامی طور پر زکوٰۃ کی مد میں سے اپنے طور پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔
- کسی فرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی زکوٰۃ کی رقم از خود کسی مستحق کو دیدے۔ اگر کوئی فرد اپنے کسی عزیز یا جاننے والے کو زکوٰۃ میں سے کچھ دینا چاہے تو وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں تحریر کرے۔ ایسے مستحق کو مرکزی نظام کے ذریعے ادائیگی کی جائے گی، نہ کہ ذاتی طور پر تا کہ احسان جتانے کا احتمال نہ رہے۔
- چندہ جات، زکوٰۃ کا متبادل نہیں۔ لہٰذا جن احباب و خواتین پر زکوٰۃ کی شرائط پوری ہوتی ہوں ان کے لیے زکوٰۃ کی ادائیگی ضروری ہے۔ جس طرح نفس کا تزکیہ نماز ہے اسی طرح مال کا تزکیہ زکوٰۃ ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس اہم فریضے کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں اور خاص طور پر خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے زیورات پر نصاب کے مطابق زکوٰۃ ادا کر کے ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

*****

افسران جلسہ سالانہ کینیڈا 2023ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال جماعت احمدیہ کینیڈا کا پینتالیسواں جلسہ سالانہ مورخہ 14، 15، 16 جولائی 2023ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایئر پورٹ کے قریب انٹرنیشنل سینٹر، مسس ساگا میں منعقد ہو رہا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت واحسان جلسہ سالانہ کینیڈا کے جملہ انتظامات کے لئے درج ذیل افسران کا تقرر فرمایا ہے۔

- افسر رابطہ۔ مکرم شیخ عامر محمود صاحب
- افسر جلسہ سالانہ۔ مکرم رضوان احمد مسعود میاں صاحب
- افسر جلسہ گاہ۔ مکرم شیخ عبد الودود صاحب
- افسر خدمت خلق۔ مکرم طاہر احمد صاحب

احباب جماعت درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کو کامیاب و کامراں فرمائے اور مذکورہ بالا افسران کو بڑے اخلاص اور محبت کے ساتھ بہتر خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر آن اور ہر لحظہ ان کی تائید اور نصرت فرمائے۔ آمین!

*****

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خطوط لکھنے والوں سے ایک نہایت اہم اور ضروری درخواست

مکرم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب، سیکرٹری مشن ہاؤس ایوان طاہر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں خطوط لکھنے والوں سے درخواست ہے کہ وہ درج ذیل ہدایات کا خاص خیال رکھیں۔

احباب جماعت کے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کردہ خطوط کے جوابات ایک بیگ کی صورت میں بیت الاسلام مشن ہاؤس میں احباب کو بھجوانے کے لئے موصول ہوتے ہیں۔ ان بند لفافوں پر احباب کے پتہ جات عموماً نامکمل یا غلط ہونے کی وجہ سے بعض اوقات مشکلات پیش آتی ہیں۔

اس سلسلہ میں احباب کی راہنمائی کی خاطر درج ذیل چند ہدایات پیش خدمت ہیں۔

- حضور انور کی خدمت اقدس میں خط لکھتے وقت اچھی طرح سے تسلی کر لیں کہ آپ نے اپنا پتہ صحیح اور مکمل درج کیا ہے یا نہیں؟ خصوصاً پوسٹل کوڈ اور اپارٹمنٹ کی صورت میں اُس کا نمبر درج کیا ہے یا نہیں؟

بعض اوقات مرکز سے موصولہ لفافوں پر صرف نام لکھا ہوتا ہے۔ کیونکہ خط تحریر کرتے ہوئے پتہ نہیں لکھا جاتا۔ چنانچہ مکتوب الیہ تک خط ارسال کرنے میں بہت دقت پیش آتی ہے۔

- بعض اوقات کئی دوست اپنا پتہ تحریر کرنے کی بجائے اپنا عہدہ لکھ دیتے ہیں۔ یہ طریق درست نہیں ہے اور ایسے خطوط کو صحیح دوست تک پہنچانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔
- بعض احباب اپنا پتہ تبدیل ہونے پر شعبہ تجنید مشن ہاؤس کو نہ اطلاع دیتے اور نہ تبدیل شدہ پتہ سے آگاہ کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انہیں حضور انور کی طرف سے جواب پہنچانا، ممکن نہیں ہوتا۔
- خط لکھتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ خط مختصر ہو مگر جامع ہو۔ صاف، ستھرا، کھلا کھلا لکھیں جو پڑھنا آسان ہو۔
- خط لکھتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ خط کے اوپر، خط کے نیچے، خط کے دائیں، خط کے بائیں کم از کم ایک انچ جگہ ضرور چھوڑیں۔ تا کہ آپ کا خط مکمل طور پر فیکس ہو سکے۔ اور آپ کے خط کا کوئی لفظ یا جملہ یا سطر کٹ نہ جائے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضور انور کی خدمت میں خط لکھتے وقت مندرجہ بالا ہدایات پر عمل کریں تا کہ حضور کے خطوط کے جوابات آپ تک جلد از جلد آسانی سے بذریعہ ڈاک بھجوائے جا سکیں۔ آپ کا بھرپور تعاون ہی حضور انور کے خطوط کے جوابات آپ تک جلد پہنچانے کا ضامن ہو گا۔

مکرر عرض ہے کہ حضور انور کی خدمت میں خط لکھتے وقت اپنا مکمل پتہ یعنی پوسٹل کوڈ، اگر اپارٹمنٹ ہو تو اس کا نمبر وغیرہ دوبارہ چیک لیں۔ اور اگر پتہ تبدیل ہو گیا ہے تو شعبہ تجنید کو فوری اطلاع دیں۔ تا کہ آپ کی ڈاک آپ تک جلد از جلد پہنچ سکے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور خلیفۂ وقت سے آپ کی ذاتی محبت، عقیدت و ارادت میں برکت ڈالے اور آپ حضور انور کی دعاؤں کے وارث بنتے چلے جائیں۔ آمین!

ارشاد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں“

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6، صفحہ 394)

احمدیہ مسلم جماعت فیونرل سروسز کینیڈا کے کارکنان کے لئے سالانہ عشائیہ

نمائندہ خصوصی : مکرم محمد اکرم یوسف صاحب

جماعت احمدیہ کینیڈا کے قیام کو ایک طویل عرصہ گزر چکا اور وقت کے ساتھ جماعت کی ضروریات میں اضافہ ہوتا رہا، فیونرل سروسز ایک اہم ضرورت تھی جس کے لئے سوچ بچار اور مقامی قوانین کو مدنظر رکھتے ہوئے تقریباً دس سال قبل سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور منظوری سے ”احمدیہ مسلم جماعت فیونرل سروسز کینیڈا“ کا قیام عمل میں لایا گیا اور اِس ادارہ کے پہلے انچارج محترم عبد الماجد قریشی صاحب مقرر ہوئے۔ آپ نے چھ سال سے زائد عرصہ تک نہ صرف اِس ادارہ کے انتظامی ڈھانچے کو باقاعدہ شکل دی بلکہ کارکنان کی مدد سے فیونرل سروسز کی خدمات میں خاطر خواہ اضافہ کیا۔ جولائی 2019ء میں محترم مظہر الحق سیٹھی صاحب نے جماعت کی بڑھتی ہوئی اِس ذمہ داری کو دو سال سے زائد عرصہ تک احسن رنگ میں نبھایا اور فیونرل سروسز کے انچارج کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔ نومبر 2021ء میں محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مکرم ڈاکٹر تنویر احمد ملک صاحب کو فیونرل سروسز کینیڈا کا انچارج مقرر کیا اور ڈاکٹر صاحب اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر اِس مقدس فریضہ کو انجام دے رہے ہیں۔

28 جنوری 2023ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد بیت الحمد کے مرکزی ہال میں جس کے ملحق احمدیہ جماعت کا فیونرل سروسز کے انتظامات ہیں، ایک باوقار تقریب میں فیونرل سروسز انجام دینے والے اِس بے لوث خدمت کے شیدائی اور ہمہ وقت تیار 25 کارکنان اور 8 لجنات کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا۔ اِس تقریب کی صدارت محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا نے کی۔ معزز مہمانوں میں ذیلی تنظیموں کے صدر صاحبان ، صدر صاحبہ لجنہ ، مسس ساگا امارت کے عہدیداران اور فیونرل سروسز کینیڈا کے بورڈ کے ممبران کے علاوہ بعض دیگر احباب جماعت کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔

انچارج فیونرل سروسز کی سالانہ رپورٹ

چھ بجے نماز مغرب کے بعد محترم نوید ہاشمی صاحب نے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ سورۃ آل عمران کی آیات 26 تا 28 کے انگریزی اور اردو ترجمہ کے بعد محترم ڈاکٹر تنویر احمد ملک صاحب انچارج فیونرل سروسز نے شعبہ کی سالانہ تفصیلی رپورٹ پڑھ کر سنائی:

آپ نے بتایا کہ گزشتہ سال 43 فی صد اضافہ کے ساتھ اِس دیارِ فانی سے رخصت ہونے والے احباب و خواتین کی تعداد 136 تھی۔ صوبہ اونٹاریو کے تمام شہروں اور قصبوں سے 82 میّتیں ہسپتالوں سے، 47 اُن کی رہائش گاہوں سے اور 7 کو ایئرپورٹ سے تجہیز و تکفین کے لئے لایا گیا۔ 120 مرحومین کی تدفین مقامی قبرستانوں میں کی گئی جب کہ 16 کو تدفین کے لئے پاکستان روانہ کیا گیا۔ انچارج فیونرل سروسز نے اموات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے معلوماتی اعتبار سے انتقال کرنے والوں کے مختلف کوائف کا جائزہ پیش کیا جس میں عمروں کے تفاوت، اموات کی وجوہ، بیماریاں وغیرہ، مختلف علاقوں میں اموات کے مختلف رجحانات کے کوائف بیان کئے اور عام مقامی اعداد و شمار سے اُس کا موازنہ پیش کیا۔

کارگزاری کے بارہ میں تفصیل بیان کرتے ہوئے مکرم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ سب سے پہلے کارکنان کی ٹیم کو فعال بنانے کی طرف توجہ دی گئی۔ اِس سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ خدمت خلق اور مجلس انصار اللہ کے شعبہ ایثار سے مشورہ اور رہنمائی کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ کارکنان کی ایک مضبوط ٹیم میدان عمل میں ہر وقت تیار ہے:

- 25 مرد کارکنان ہر وقت خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں۔
- 8 لجنات بلا تاخیر خدمت کے جذبہ سے موقع پر پہنچ سکتی ہیں۔
- غسل دلوانے کے لئے مردوں کی تین ٹیمیں ہیں۔
- غسل دلوانے کے لئے لجنات کی دو ٹیمیں ہیں۔

مختلف ٹیموں کی تشکیل

کام کی نوعیت کے اعتبار سے کارکنان میں ذمہ داریوں کو مختلف ٹیموں میں بانٹ دیا گیا ہے۔ اِس وقت تمام کارکنان کو 9 ٹیموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر ٹیم کی قیادت کے لئے ایک ٹیم لیڈر مقرر کیا گیا ہے۔ اِسی طرح لجنہ ٹیم کی قیادت کے لئے لجنہ میں سے ٹیم لیڈر مقرر کی گئی ہیں۔ الحمد للہ اِس نظام کے تحت اچھے نتائج سامنے آئے ہیں۔

میّت کو پاکستان بھجوانے کے انتظامات اور اخراجات میں خاطر خواہ کمی

ماضی میں فیونرل سروسز کے تحت میّت کو پاکستان بھجوانے یا پاکستان سے کینیڈا لانے کے انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے دیگر ذرائع سے یہ خدمات حاصل کی جا رہی تھیں، اِن انتظامات کے لئے دوسرے فیونرل ہومز کو منہ مانگا معاوضہ ادا کرنے کا معمول تھا حال میں یہ رقم چودہ ہزار ڈالر تک پہنچ چکی تھی۔ محترم امیر صاحب کی اجازت سے اِس کا جائزہ لیا گیا اور کارکنان کی مدد سے ایسی خدمات کا تخمینہ چار ہزار ڈالر لگایا گیا۔ الحمد للہ فیونرل سروسز کے تحت گزشتہ سال میں 16 میّتیں بھجوائی اور منگوائی گئیں اور متاثرہ خاندانوں کو فی کس دس ہزار ڈالر کی بچت ہوئی۔

مرحومین کی فائلز کی پڑتال (Audit)

دوران سال 387 مرحومین کی فائلوں کی پڑتال کی گئی۔ رپورٹ کے مطابق 130 فائلیں مکمل پائی گئیں، مرحومین

کے لواحقین کو فائلوں کی تکمیل کے لئے 114 خطوط بھیجے گئے، 98 فائلوں میں لاٹ نمبر کی غلطیاں درست کی گئیں، 36 فائلوں میں 140,000 ڈالر کے بقایا جات کی ادائیگی کے لئے لواحقین کو توجہ دلوانے سے 30,000 ڈالر کی وصولی عمل میں آئی۔

الیکٹرونک ریکارڈ

فیونرل سروسز کے تمام انتظامات کا ریکارڈ الیکٹرونک سسٹم سے مربوط کر دیا گیا جس سے خدمات کے حصول اور غلطی سے پاک ریکارڈ یقینی بن گیا ہے

محترم ڈاکٹر صاحب نے بعض اور کارکردگیوں کا تفصیلاً ذکر کیا:

- مورچری Mortuary میں Bereavement Authority of Ontario کی ہدایات کے مطابق متعدد تبدیلیاں کی گئی ہیں اور معیاری فیونرل ہوم کی شکل دی گئی ہے۔
- ہسپتالوں اور دوسرے متعلقہ اداروں تک پہنچ کو آسان بنانے کے لئے دس کارکنان کو فیونرل سروسز کے باقاعدہ شناختی کارڈ جاری کر دیئے گئے ہیں۔
- مالی لین دین کو آسان اور درست رکھنے کے لئے فیونرل سروسز کے نام سے علیحدہ بنک اکاؤنٹ کھول دیا گیا ہے۔
- اخراجات میں کمی کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ مناسب کنٹرول اور اخراجات پر نگرانی رکھنے سے گزشتہ سال میں 30,000 ڈالر کی بچت دیکھنے میں آئی۔

فیونرل سروسز میں کام کے دوران کچھ تربیتی مسائل پر بات کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ گاہے بگاہے تربیتی موضوعات پر احمدیہ گزٹ کینیڈا کے تعاون سے مضامین شائع کروانے کا اہتمام کیا جاتا ہے جس کے لئے محترم ہدایت اللہ ہادی صاحب ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا کے شکر گزار ہیں۔

فیونرل سروسز کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے تحت ڈاکٹر تنویر احمد ملک صاحب نے مستقبل کے لائحہ عمل کا خاکہ پیش کرتے ہوئے تمام کارکنان کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آپ کی رپورٹ کے بعد ساڑھے چھ بجے محترم امیر صاحب کینیڈا نے حاضرین سے خطاب کیا۔

محترم امیر صاحب کا اختتامی خطاب

آپ نے فرمایا کہ کارکنان کی خدمات کی تفصیلی رپورٹ سُن کر بہت خوشی ہوئی الحمدللہ ،اِن خدمات کا حقیقی اجر تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے، لیکن اِس موقع پر ہم بھی اِن خدمات کا اعتراف کرنے کے لئے آج یہاں جمع ہوئے ہیں، ہم اُن کے شکر گزار ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی شبانہ روز خدمات کا اجرِعظیم عطا کرے۔ فیونرل سروسز کا آغاز دس سال قبل جماعت کینیڈا کی عاجزانہ کوششوں سے ہوا تھا اور اِس کی نگرانی محترم عبدالماجد قریشی صاحب کرتے رہے، بعد میں محترم مظہر الحق سیٹھی صاحب نے اِس ذمہ داری کو سنبھالا اور 2021ء کے اواخر سے محترم تنویر احمد ملک صاحب انچارج فیونرل سروسز کی حیثیت سے خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اِس تمام عرصہ کے دوران شعبہ میں بتدریج ترقی دیکھنے میں آئی۔ میرے لئے یہ امر انتہائی قابل اطمینان ہے کہ اکثر احباب جماعت، فیونرل سروسز کی خدمات کے بارہ میں اپنے خوشگوار تجربات کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور شکر گزاری کے جذبات سے لبریز ہوتے ہیں۔ الحمدللہ اِس تجربہ نے ہماری توجہ کینیڈا کی دوسری بڑی جماعتوں میں ایسی خدمات مہیّا کرنے کی طرف دلوائی ہے اور اب مسجد بیت الرحمٰن وینکور اور مسجد بیت الرحمت سیسکاٹون میں بھی یہ سہولت مہیّا ہے ، مسجد بیت النور کیلگری اور دوسری جماعتوں میں ہم اِس کے لئے جگہ کی تلاش میں ہیں۔ محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ آپ کو یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ قبل جماعت نے بریڈفورڈ، اونٹاریو میں ایک وسیع قطعہ زمین جلسہ گاہ اور قبرستان کے لئے خریدا تھا جس کی زوننگ میں پیچیدگیوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ نے تمام احباب سے دعاؤں کی درخواست کی تا کہ تمام مراحل آسانی اور سُرعت سے طے ہو جائیں۔

آخر میں محترم امیر صاحب نے ڈاکٹر تنویر احمد ملک صاحب اور اُن کی ٹیم کی انتھک محنت کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اُن کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اُن کو اِس کا بہترین اجر عطا فرمائے اور فیونرل سروسز کی خدمات کے معیار کو مزید بہتر بنانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

اجتماعی دعا اور عشائیہ

اختتامی خطاب کے بعد محترم امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی۔ تمام احباب کو فیونرل سروسز کی خدمات سے متعارف کروانے کے لئے معزز مہمانوں کو تمام متعلقہ مقامات کا ٹور کروایا گیا۔ جس کے بعد کھانے کی دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ کارکنان کے لئے خصوصی میزیں ترتیب دی گئی تھیں، خود محترم امیر صاحب اور بورڈ کے ممبران نے میزبانی کے فرائض ادا کئے ۔

کارکنان کے نام

1. امۃ الحفیظ رانا صاحبہ
2. امۃ الکریم صاحبہ
3. طاہرہ حسین صاحبہ
4. ثمینہ چٹھہ صاحبہ
5. منزہ نوید صاحبہ
6. ریحانہ احمد صاحبہ
7. نوشین حمیرہ صاحبہ
8. بشریٰ عطا صاحبہ

---

1. سید محسن عبداللہ صاحب
2. اعجاز سیفی صاحب
3. ندیم احمد خان صاحب
4. عبدالغفار صاحب
5. غلام احمد مقصود صاحب
6. حارث محمود صاحب
7. احسان سردار صاحب
8. اقبال احمد صاحب
9. عرفان احمد صدیقی صاحب
10. ارفاق احمد صاحب
11. ساتل احمد صاحب
12. شہباز احمد صاحب
13. میاں محمد نعیم صاحب
14. میاں محمد سلیم صاحب
15. فہیم احمد خان صاحب
16. رؤف احمد صاحب
17. غیور احمد صاحب
18. تملیذ احمد صاحب
19. عثمان سیّد صاحب
20. مرزا دانیال صاحب
21. ساجد احمد صاحب
22. محمد قاصد صاحب
23. نوید ہاشمی صاحب
24. جمشید محمود صاحب
25. مقبول نذیر صاحب

*****

احمدیہ مسلم جماعت فیونرل سروسز کینیڈا کے کارکنان کے لئے سالانہ عشائیہ کی چند تصویری جھلکیاں

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مکرم ڈاکٹر تنویر احمد ملک صاحب انچارج فیونرل ہوم

عشائیہ کے مہمانوں کا ایک منظر

مکرم چوہدری جاوید احمد بسملؔ صاحب کا ذکرِ خیر

مکرم طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا

مکرم چوہدری جاوید احمد بسملؔ صاحب مرحوم

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کے والد محترم جماعت احمدیہ کینیڈا کے مخلص احمدی، غیور، جاں نثار اور فدائی خادم سلسلہ مکرم چوہدری جاوید احمد بسملؔ صاحب مورخہ 21 فروری 2023ء بروز منگل تقریباً 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مؤرخہ 24/فروری 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں بعد از نماز جمعہ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی گراں قدر طویل جماعتی خدمات کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ بعد ازاں ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور تین بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی۔ اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ موسم کی خرابی اور شدید سردی کے باوجود ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شمولیت کی۔ یوکے، جرمنی، وینکوور، کیلگری، ایڈمنٹن اور سیسکاٹون سے آئے ہوئے اعزا واقارب نے شرکت کی۔

نماز جنازہ غائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10/ مارچ 2023ء کو خطبہ جمعہ کے آخر پر مکرم چوہدری جاوید احمد بسملؔ صاحب کی بعض خوبیوں کا ذکر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ حضور انور نے فرمایا:

”چوہدری جاوید احمد بسملؔ صاحب کا جو آج کل کینیڈا میں تھے۔ گزشتہ دنوں 72 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ کافی لمبا عرصہ بیمار رہے۔ تحریکِ جدید کی زمینوں پہ بڑا لمبا عرصہ ان کو مینیجر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ چوبیس پچیس سال۔ پھر خدام الاحمدیہ اور دوسری جماعتی خدمات کی بھی ان کو توفیق ملتی رہی۔ امیر ضلع عمر کوٹ کے طور پر بھی ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ اہلیہ اور چار بیٹے اور دو بیٹیاں ان کے پسماندگان میں شامل ہیں۔

ان کے بیٹے طاہر احمد صاحب کہتے ہیں کہ میرے والد بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ خادمِ دین تھے۔ نافع الناس تھے۔ خلافت سے گہری محبت تھی اور ہمیشہ یہی کوشش ہوتی تھی کہ خلافت کے ساتھ ان کا ایک خاص تعلق قائم رہے۔ غرباء کا بڑا خیال رکھنے والے تھے۔ زمیندار تھے۔ ان کی سندھ میں زمینیں بھی تھیں۔ تو جب بھی یہاں سے جاتے اپنے غریب ہاریوں کے لیے تحفے اور کپڑے وغیرہ لے کر جاتے تھے کہ ان کی شادیوں پر کام آئیں گے۔

کہتے ہیں مہمان نوازی بہت زیادہ تھی۔ روزانہ ہمارے گھر مہمان آئے رہتے تھے اور بڑی سادگی سے ان کی تواضع کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت بہادر بھی بنایا تھا۔ جب بھی مخالفین کے ساتھ سامنا ہوا تو ہمیشہ جماعتی غیرت کو سامنے رکھا۔ بہت سے عدالتی معاملات میں بڑی بہادری سے جماعت کی پیروی کی۔ اس وجہ سے مخالفین نے دو مرتبہ آپ پہ حملہ بھی کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس وقت وہاں سے بچا لیا۔ بہت انتھک محنت کی اور ہمیشہ جماعت کے پیسے کی بہت قدر کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ پر بہت توکل کرتے تھے۔ سادہ طبیعت کے مالک تھے اور سب سے بڑی خوبی ان کی یہ تھی کہ آخری بیماری جو بڑا لمبا عرصہ چلی ہے، اس کو انہوں نے بڑے صبر سے برداشت کیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے۔ وفات سے ایک دن قبل کہتے ہیں ان کے معالج نے کہا کہ میں نے ایسا صابر انسان اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔ کبھی کوئی شکایت نہیں کی۔ جب ان کو بتایا گیا کہ ڈاکٹر نے لاعلاج کہہ دیا ہے تو اس وقت کچھ تھوڑے بہت ہوش و حواس میں تھے۔ بولتے نہیں تھے، سنتے تھے تو نہایت اطمینان سے اس بات کو سنا اور قبول کیا۔

بیٹا کہتا ہے کہ تہجد پڑھنے اور تسبیح کا بڑا شوق تھا اور ہمیشہ خلیفۂ وقت کے لیے سب سے پہلے دعا کیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی دعاؤں کی تلقین کرتے تھے۔ معاملہ فہم تھے۔ فراست تھی۔ بے انتہا شکر کرنے والے تھے۔ تنگی اور سختی کو بھی مسکراہٹ کے ساتھ برداشت کرتے تھے۔ بڑے صاف دل کے مالک تھے۔

پھر بیٹے نے لکھا ہے کہ ہمارے بہترین استاد بھی تھے۔ شفیق باپ بھی تھے اور تمام خواہشوں کو پورا کرنے والے، بہترین مشورہ دینے والے تھے۔ بڑی مضبوط شخصیت کے مالک تھے۔ اللہ کے فضل سے ان کی اولاد بھی جماعت سے اچھی طرح منسلک ہے۔

اور میرا بھی اِن سے پرانا تعلق تھا جو خوبیاں ان کے بیٹے نے بیان کی ہیں، اَور لوگوں نے بھی لکھی ہیں جنہوں نے ان کے بارہ میں لکھا لیکن میں نے بھی دیکھا ہے کہ یہ واقع میں ان خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔“

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 17 مارچ 2023ء)

آپ ایک واقف زندگی مکرم چوہدری غلام احمد صاحب مینیجر تحریک جدید کریم نگر فارم کے

صاحبزادے تھے۔

الحمدللہ! مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور خلافت احمدیہ کے ساتھ گہری محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ نظام جماعت کی کامل اطاعت کرنے والے تھے اور ہمیشہ اس کی مضبوطی کے لئے سعی کرتے رہے۔ مالی قربانی میں ایک اعلیٰ مقام تھا۔ ہمیشہ اپنا چندہ سال کے آغاز میں ہی ادا کرتے تھے۔ عہدیداران اور واقفِ زندگی کا ہمیشہ احترام کرتے تھے اور اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے۔ یتامیٰ، مساکین اور غرض کہ ہر ضرورت مند کی مدد کرتے اور ہمیشہ ان کے لئے تحائف بھی بھجواتے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار بہت دعاگو اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیسیوں گھرانوں کے رشتہ کروانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ اور بے شمار رشتے ٹوٹنے سے بچائے۔ ہمیشہ صلح کروانے کی ہر ممکن کوشش کرتے۔ اور احباب جماعت کو بتاتے کہ جب کوئی دو احمدی آپس میں ناراض ہوں تو خلیفۂ وقت کے لئے تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ اس لئے صلح وصفائی اور امن وسلامتی کے ساتھ معاشرہ میں رہنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم چوہدری جاوید احمد بسملؔ صاحب احمدی اور غیر احمدی دونوں احباب میں مقبول تھے۔ اور اپنے علاقہ میں بااثر شخصیت تھے۔ آپ کا حلقۂ احباب بہت وسیع تھا اور نہایت عزت کے ساتھ یاد کئے جاتے۔

اپنے تعلقات کو جماعت اور افرادِ جماعت کے لئے استعمال کرتے۔ حقیقی معنوں میں ایک نافع الناس وجود تھے۔

آپ چونکہ جماعت کے دفاع کے لئے ہمیشہ پیش پیش ہوتے اور بڑی بہادری اور دلیری کے ساتھ مخالفین کا سامنا کرتے ایک مرتبہ ایک اُجرتی قاتل کے ذریعہ آپ پر حملہ کروایا گیا اور دوسری مرتبہ آپ پر گرنیڈ بھی پھینکا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے دونوں مرتبہ آپ محفوظ رہے۔

مکرم چوہدری جاوید احمد بسملؔ صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک متمول زمیندار تھے۔ انہوں نے 21 سال بطور منیجر تحریک جدید محمد آباد و بشیر آباد سٹیٹ کی خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح تقریباً چار سال بطور نگران اسٹیٹس کے خدمات انجام دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 7 سال بطور امیر ضلع عمرکوٹ اور اسی طرح 13 سال بطور نائب قائد ضلع، 19 سال بطور صدر جماعت کریم نگر، 5 سال بطور امیر حلقہ، 5 سال بطور سیکرٹری تحریک جدید ضلع عمرکوٹ خدمت کی توفیق پائی۔ الحمدللہ!

صدر عمومی ربوہ میں بھی چند سال مصالحتی فیصلے کرتے رہے۔ 1985ء میں ضلع عمرکوٹ میں کلمہ مہم میں کلیدی ذمہ داری ادا کی۔ اور بڑی جرأت اور بہادری سے اس مہم کی کامیابی میں اپنا حصہ ڈالا۔

آپ کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ خالدہ جاوید صاحبہ حدیقہ احمد، چار بیٹے مکرم عاطف جاوید صاحب ایڈمنٹن، مکرم بلال احمد صاحب یوکے، مکرم سہیل احمد صاحب جرمنی، مکرم طاہراحمد صاحب مجلس صدر خدام الاحمدیہ کینیڈا حدیقہ احمد، دو بیٹیاں محترمہ نازیہ رفیع صاحبہ کیلگری، محترمہ عائشہ سہیل صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کے علاوہ مرحوم کے تین بھائی مکرم چوہدری پرویز احمد صاحب پاکستان، مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب وینکوور، مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب پیس ولیج اور ایک ہمشیرہ محترمہ نصرت بیگم صاحبہ وینکوور ہیں۔

اس موقع پر کثرت سے احباب وخواتین محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کے گھر تعزیت کے لئے آتے رہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ مکرم طاہراحمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا، ان کے اہل خانہ اور تمام بچوں کو مکرم چوہدری جاوید احمد بسملؔ صاحب کی علالت کے دوران غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطا کرے۔ اور مرحوم کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل دے اور ان کی خوبیوں اور نیکیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین!

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مکرم طاہراحمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا اور ان کے تمام پسماندگان اور اعزاواقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین!

*****

کلام الامام امام الکلام

میں تھا غریب و بے کس و گم نام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اِک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

دیکھو ! خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا!
گم نام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا!

جو کچھ مری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا
میں اِک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا

دنیا کی نعمتوں سے کوئی بھی نہیں رہی
جو اُس نے مجھ کو اپنی عنایات سے نہ دی

اِک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اُسی نے ثریّا بنا دیا

اَے ہوش وعقل والو! یہ عبرت کا ہے مقام
چالاکیاں تو ہیچ ہیں، تقویٰ سے ہوویں کام

جو متّقی ہے اس کا خدا خود نصیر ہے
انجام فاسقوں کا عذابِ سعیر ہے

جڑ ہے ہر ایک خیر و سعادت کی اِتّقا
جس کی یہ جڑ رہی ہے عمل اس کا سب رہا

(درثمین اردو)

(بقیہ از جلسہ سالانہ کے فیوض و برکات اور ثمرات)

ان جلسوں کے کامیاب انعقاد اور ان کے وسیع روحانی ثمرات کے لیے نیز جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ارشاد فرمودہ دعاؤں کی قبولیت کے لیے بھی خلیفہ وقت کی عاجزانہ دعائیں غیر معمولی اثرات رکھتی ہیں۔ ان دعاؤں کو جذب کرنے کے لیے اور ان کی قبولیت کا مشاہدہ کرنے کے لیے ہر احمدی کو صدق دل سے سعی کرنی چاہیے اور ان برکات کو سمیٹنے کی کوشش کرنی چاہیے جو ان جلسوں کے ساتھ وابستہ کر دی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

*****

(بقیہ از لازمی چندہ جات کا تعارف اور ہماری ذمہ داریاں)

نہ مشن کھولے جاسکتے ہیں، نہ مربیان، مبلغین تیار ہو سکتے ہیں اور نہ مربیان، مبلغین جماعتوں میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔ نہ ہی مساجد تعمیر ہوسکتی ہیں۔ نہ ہی سکولوں، کالجوں کے ذریعہ سے غریب لوگوں تک تعلیم کی سہولتیں پہنچائی جاسکتی ہیں۔ نہ ہی ہسپتالوں کے ذریعہ سے دکھی انسانیت کی خدمت کی جاسکتی ہے۔ پس جب تک دنیا کے تمام کناروں تک اور ہر کنارے کے ہر شخص تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچ جاتا اور جب تک غریب کی ضرورتوں کو مکمل طور پر پورا نہیں کیا جاتا اس وقت تک یہ مالی جہاد جاری رہنا ہے۔ اور اپنی اپنی گنجائش اور کشائش کے لحاظ سے ہر احمدی کا اس میں شامل ہونا فرض ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 31/مارچ 2006ء، مطبوعہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 21/اپریل 2006ء، صفحہ 6)

جماعت احمدیہ کا مالی سال 2022-23ء مورخہ 30 جون 2023ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ لازمی چندہ جات کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنی اصل آمد پر اپنے لازمی چندہ جات کے بقایا جات ادا کریں۔ اسی طرح جلسہ سالانہ بھی جولائی 2023ء میں منعقد ہو رہا ہے۔ ہم میں سے جن احباب نے ابھی تک اپنا چندہ جلسہ سالانہ ادا نہیں کیا انہیں بھی جلد از جلد اس چندہ کو ادا کر کے اپنی ذمہ داری سے عہدہ برا ہونا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بطور احمدی اس بنیادی فریضہ سے احسن رنگ میں عہدہ برا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور مقبول مالی قربانیاں پیش کرتے ہوئے ان سے وابستہ فضلوں اور رحمتوں سے مستفید فرمائے۔ آمین!

*****

ایک ضروری اعلان

احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کینیڈا 2023ء کے مقام پر مستقل جماعت کے شناختی کارڈ پرنٹ کرنے کی سہولت موجود نہیں ہو گی۔

ایسے احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ جنہیں جماعت کے مستقل شناختی کارڈ بنوانے کی ضرورت ہے وہ درج ذیل لنک پر اپنی درخواست فوری جمع کروادیں۔

https://www.ahmadiyya.ca/member/request-aims-id-card

ان شاءاللہ ان کی درخواست کی روشنی میں انہیں 17 جون 2023ء سے پہلے جماعت کے مستقل شناختی کارڈ شعبہ تجنید کے ریکارڈ کے مطابق بذریعہ ڈاک بھجوا دیئے جائیں گے۔ اگر خدانخواستہ مذکورہ تاریخ تک انہیں مستقل شناختی کارڈ کسی وجہ سے نہ مل سکے تو براہ کرم اپنے مقامی صدر صاحب سے فوری رابطہ کریں۔

نوٹ: 7 سال سے کم عمر کے بچوں کو جلسہ سالانہ 2023ء میں داخل ہونے کے لیے جماعت کے شناختی کارڈ کی ضرورت نہیں ہے۔

ناظم رجسٹریشن جلسہ سالانہ کینیڈا 2023ء

*****

اعلان نکاح

خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ مورخہ 17/مارچ 2023ء بروز جمعۃ المبارک مسجد بیت الاسلام وان میں تقریب نکاح منعقد ہوئی اور مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے بعوض پچیس ہزار کینیڈین ڈالر (C$: 25,000) حق مہر محترمہ راویہ اختر ملک صاحبہ آف ٹرانٹو اور مکرم زبیر منور صاحب آف مانٹریال کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ فریقین کے خاندانی تعارف اور ایجاب وقبول کے بعد محترم امیر صاحب نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

محترمہ راویہ اختر ملک صاحبہ مکرم اثر ملک صاحب کی صاحبزادی اور مکرم زبیر منور صاحب مکرم منور احمد چوہدری صاحب کے صاحبزادے ہیں۔

دعا کریں کہ خدا تعالیٰ یہ نکاح دونوں مخلص احمدی خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور دائمی خوشیوں اور دین و دنیا کے حسنات سے نوازے۔ آمین

جلسہ کے اَیام میں ذکرِ الٰہی

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"میں احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان دنوں خدا کی یاد میں کثرت سے مشغول رہیں۔ اور دعاؤں میں خوب لگے رہیں۔ اور اگر اپنے سلسلہ کے مبلغوں کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں تو بہت مفید نتیجہ نکل سکتا ہے۔ پس تم لوگ جہاں اپنے نفس کے لئے دعائیں کرتے ہو وہاں مبلغین کے لئے کیوں نہیں کرتے؟ ان کے لئے بھی ضرور کرو اور یاد رکھو کہ جب ان کے لئے کرو گے تو وہ تمہارے اپنے ہی لئے ہوں گی کیونکہ خدا تعالیٰ کہے گا کہ جب یہ میرے اُن بندوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں جو میری راہ میں نکلے ہوئے ہیں تو میں اُن کے کام پورے کر دیتا ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین"

(انوار العلوم۔ جلد 4، صفحہ 526)

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

دعائے مغفرت

محترمہ خالدہ پروین صاحبہ

31/ جنوری 2023ء کو محترمہ خالدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم رانا بشیر احمد صاحب مرحوم لاہور گھر میں گر کر کولہے کی ہڈی ٹوٹنے اور تین ہفتے ہسپتال میں علاج معالجے کے بعد 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

شیخوپورہ میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کی گئی۔

مرحومہ نیک، صالحہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلیق، ملنسار اور خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والی تھیں۔

پسماندگان میں دو بیٹے مکرم رانا شیر احمد، مکرم رانا وسیم احمد صاحب اور دو بیٹیاں محترمہ قدسیہ بشیر صاحبہ، محترمہ عطیہ مبشر صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحومہ مکرم حافظ رانا منظور احمد صاحب لائبریرین بیت الاسلام لائبریری وسابق معاون مدیر احمدیہ گزٹ کینیڈا کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ غائب 24/ فروری 2023ء کو نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین شامل ہوئیں۔

محترمہ امۃ الرفیق چوہدری صاحبہ

2/ فروری 2023ء کو محترمہ امۃ الرفیق چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم میجر (ر) چوہدری رحمت علی صاحب کیلگری 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت النور کیلگری میں مکرم حنان احمد سوبھی صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور 6/ فروری کو تدفین کے بعد مکرم حافظ مولانا عطاء الوہاب صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں احباب نے شمولیت کی۔

ان کی نماز جنازہ غائب 24/ فروری 2023ء کو نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین شامل ہوئیں۔

آپ حضرت خلیفہ عبدالرحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اور حضرت خلیفہ نور دین جمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کے ابتدائی، مخلص اور فدائی مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب مرحوم اور مکرم ڈاکٹر عبدالمومن خلیفہ صاحب میپل کی ہمشیرہ تھیں۔

آپ لجنہ اماء اللہ کیلگری کی 1979 سے فعال رکن تھیں۔ نہایت نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، مہمان نواز، ہمدرد وخیر خواہ، خلافت سے محبت کرنے والی اور اخلاص کا گہرا تعلق رکھنے والی دعا گو خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کی بہت اعلیٰ تعلیم وتربیت کی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر نامدار مکرم میجر (ر) چوہدری رحمت علی صاحب کیلگری، تین بیٹے مکرم راحت چوہدری صاحب، مکرم وجاہت چوہدری صاحب، شجاعت چوہدری صاحب کیلگری، دو بیٹیاں محترمہ ثمینہ میاں صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر میاں ندیم احمد صاحب ایڈمنٹن اور محترمہ شافی خلیفہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالباسط خلیفہ صاحب میپل یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم ناصر احمد صوفی صاحب

8/ فروری 2023ء کو مکرم ناصر احمد صوفی صاحب ٹرانٹو 88 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

13/ فروری 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز ظہر کے بعد مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ وان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اڑھائی بجے میپل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔

مرحوم جماعت احمدیہ کینیڈا کے ابتدائی لوگوں میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ انہیں مختلف حیثیتوں سے جماعت میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ ایک عرصہ تک بیت الاسلام مشن ہاؤس میں رضا کارانہ طور پر خدمت کرتے رہے۔ خلافت سے تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم طاہر احمد صوفی صاحب صدر جماعت احمدیہ زائن امریکہ، مکرم انور احمد صوفی صاحب مسس ساگا اور ایک بیٹی محترمہ جبیں لون صاحبہ اہلیہ مکرم جہاں تاب لون صاحب متحدہ عرب امارات یادگار چھوڑے ہیں۔

محترمہ امۃ الرشید صاحبہ

14/ فروری 2023ء کو محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم لطف الرحمٰن صاحب بریمپٹن ویسٹ 89 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

16/ فروری 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم محمد آصف خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ نے نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز 17/ فروری کو تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم عمیر احمد خاں صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ہمدرد وخیر خواہ اور دعا گو خاتون تھیں۔ اور خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم لطف الرحمٰن صاحب، ایک بیٹا مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب یوکے، تین بیٹیاں محترمہ انیلہ مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد مرزا صاحب بریمپٹن ویسٹ، محترمہ فائزہ اشفاق صاحبہ یوکے اور محترمہ سجیلہ احمد مرزا صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم محمد شریف شاد صاحب

19/ فروری 2023ء کو مکرم محمد شریف شاد صاحب ٹرانٹو ویسٹ 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

22/ فروری 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے نماز ظہر کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور تین بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ شدید سردی کے باوجود ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شمولیت کی۔ جنازہ میں شرکت کے لئے ان کے اعزاواقارب جرمنی سے بھی آئے۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، حلیم الطبع، منکسر المزاج، ہمدرد وخیرخواہ اور دعاگو بزرگ تھے۔ ایک طویل عرصہ تک بیت الاسلام مشن ہاؤس اور ہومیوپیتھی کلینک میں انتہائی اخلاص سے خدمات انجام دیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دست شفا بخشا تھا۔ خلافت سے اخلاص و محبت، صدق و وفا کا گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ نصرت پروین شاد صاحبہ، پانچ بیٹے مکرم نصیر شاد صاحب، مکرم منیر شاد صاحب جرمنی، مکرم تنویر شاد صاحب، مکرم محمود شاد صاحب، مکرم نسیم شاد صاحب سیکرٹری امور خارجیہ بریمپٹن ویسٹ امارت اور چار بیٹیاں محترمہ امۃ النصیر صاحبہ جرمنی، محترمہ امۃ السلام صاحبہ پاکستان، محترمہ ثمینہ قدوس صاحبہ بیلجیئم، محترمہ روبینہ صابر صاحبہ یوکے یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم مبرور احمد صاحب

28/ فروری 2023ء کو مکرم مبرور احمد صاحب مسس ساگا ویسٹ 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

5/ مارچ 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی مسس ساگا نے نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز 6 مارچ بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مکرم عبدالماجد قریشی صاحب لوکل امیر مسس ساگا نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلیق، ملنسار تھے۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ نجم السحر احمد صاحبہ، دو بیٹے مکرم ولید احمد صاحب، مکرم نفیل احمد صاحب مسس ساگا ایک بیٹی محترمہ مریم احمد صاحبہ بریڈفورڈ اور ایک ہمشیرہ محترمہ نگہت سلطانہ صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم خالد مرزا بیگ صاحب

2/ مارچ 2023ء کو مکرم خالد مرزا بیگ صاحب ملٹن ایسٹ جماعت 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

3/ مارچ فروری 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے نماز ظہر کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز 4 مارچ کو بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مکرم اطراف بیگ صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلیق اور ہمدرد تھے۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ، دو بیٹے مکرم خرم بیگ صاحب، مکرم زوہیب بیگ صاحب، ایک بیٹی محترمہ مہوش شاہد صاحبہ ملٹن ایسٹ اور دو بھائی مکرم مرزا شاہد بیگ صاحب امریکہ اور مکرم مرزا زاہد بیگ صاحب جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔

محترمہ نصرت احمد صاحبہ

7/ مارچ 2023ء کو محترمہ نصرت احمد صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب وان ساؤتھ جماعت 79 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

10/ مارچ 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم یاسر ناصر صاحب مربی سلسلہ مالٹن نے نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور پونے دو بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مکرم اعجاز احمد خاں صاحب صدر وان ساؤتھ نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، ہمدرد وخیرخواہ تھیں۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم ناصر احمد صاحب دو بیٹے مکرم کلیم احمد صاحب، مکرم کامران احمد صاحب، ایک بھائی مکرم خورشید احمد اعوان صاحب وان ساؤتھ، تین بہنیں محترمہ نیر احمد اعوان صاحبہ اوک ول، محترمہ فرحت سلیم صاحبہ متحدہ عرب امارات، محترمہ طلعت ارسلان صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم بریگیڈیئر (ر) عبدالغفور احسان صاحب

13 مارچ 2023ء کو مکرم بریگیڈیئر (ر) عبدالغفور احسان صاحب ٹرانٹو ویسٹ جماعت 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

15/ مارچ 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم آصف احمد خاں صاحب مجاہد مربی سلسلہ مسس ساگا نے نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ہمدرد وخیرخواہ تھے۔ فلاح وبہبود اور رفاہی کاموں اور امور خارجیہ اور تعلقات عامہ میں بھی جماعت کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ تعلیم الاسلام کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کینیڈا کے صدر بھی رہے۔ آپ کا خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ امۃ الرؤف احسان

صاحبہ، دو بیٹے مکرم اکرام اللہ احسان سلمان صاحب، مکرم انعام اللہ احسان نعمان صاحب امریکہ، پانچ بیٹیاں محترمہ فوزیہ آغا صاحبہ پاکستان، محترمہ سعدیہ طارق صاحبہ کیلگری، محترمہ فرحت سلمیٰ طاہرہ خرم صاحبہ کیمبرج انٹاریو، محترمہ بشریٰ خاں صاحبہ آسٹریلیا، محترمہ نادیہ خٹک صاحبہ وینکوور، تین بھائی مکرم بشیر احمد خاں صاحب سسکاٹون، مکرم شفیق احمد خاں صاحب اور مکرم منیر احمد خاں ٹرانٹو ویسٹ یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم چوہدری مجید احمد طاہرؔ صاحب

13مارچ2023ء کو مکرم چوہدری مجید احمد طاہرؔ صاحب بریمپٹن ایسٹ جماعت90سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّـآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

14/ مارچ 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم آصف احمد خاں صاحب مجاہد مربی سلسلہ مسس ساگا نے نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مکرم اسفند سلیمان صاحب مربی سلسلہ بریمپٹن نے دعا کرائی۔ ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت مولوی عطا محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ مخلص، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ہمدرد، خیر خواہ اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ کا خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم ندیم احمد طاہر صاحب سسکاٹون نارتھ، مکرم نوید احمد طاہر صاحب بریمپٹن ایسٹ، چار بیٹیاں محترمہ نائیلہ خاں صاحبہ انس فل، محترمہ نیرہ شاہد صاحبہ بریمپٹن ایسٹ، محترمہ منورہ ملک صاحبہ وان، محترمہ نادیہ خاں صاحبہ ٹرانٹو ایسٹ یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم مکرم محمد دانیال خاں صاحب، مکرم محمد زکریا خاں صاحب امیر و مشنری انچارج ڈنمارک، مکرم محمد الیاس خاں صاحب، مکرم محمد یحیٰ خاں صاحب۔ محترمہ آصفہ شاہد قریشی صاحبہ ربوہ، محترمہ امۃ الکریم صاحبہ اور محترمہ فوزیہ عابد صاحبہ کے ماموں تھے اور ان کے اور بھی اعزاہ اقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

رئیس احمد صاحب

17مارچ2023ء کو مکرم رئیس احمد صاحب مسس ساگا نارتھ جماعت95سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّـآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

18/ مارچ 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم آصف احمد خاں صاحب مجاہد مربی سلسلہ مسس ساگا نے نماز ظہر کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی۔ اور مکرم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ کا خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم محمد احمد صاحب، مکرم فرخ شہزاد صاحب اور دو بیٹیاں محترمہ شائستہ جعفری صاحبہ اور محترمہ خدیجہ طاہرہ صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ نگہت طارق باجوہ صاحبہ

24مارچ2023ء کو محترمہ نگہت طارق باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم طارق احمد باجوہ صاحب مسس ساگا ایسٹ جماعت59سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّـآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

26/ مارچ 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے نماز ظہر کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی۔ اور مکرم عبد الماجد قریشی صاحب لوکل امیر مسس ساگا نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور نہایت مخلص احمدی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ مسس ساگا میں مختلف عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند، ہمدرد، خیر خواہ اور بہنوں میں ہر دلعزیز تھیں۔ آپ کا خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم طارق احمد باجوہ صاحب ایک بیٹا مکرم خالد احمد باجوہ صاحب مسس ساگا ایسٹ، دو بیٹیاں محترمہ اسماء طارق صاحبہ بریمپٹن ایسٹ، محترمہ خنساء باجوہ صاحبہ مسس ساگا ایسٹ، تین بھائی مکرم منیر احمد کاہلوں صاحب، مکرم شبیر احمد کاہلوں صاحب، مکرم منصور احمد کاہلوں صاحب پاکستان اور دو بہنیں محترمہ روبینہ بھٹی صاحبہ بیری اور محترمہ قیصرہ ناہید صاحبہ انس فل یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم محمد انور اعظم صاحب

2اپریل 2023ء کو مکرم محمد انور اعظم صاحب آف سکاربروساؤتھ81سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّـآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

4/ اپریل 2023ء کو تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی۔ اور مکرم اسحاق ساجد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی تھے۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کے ابتدائی لوگوں میں سے تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہمدرد و خیر خواہ تھے۔ آپ مرحومہ محترمہ عطیہ شریف صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے بھائی تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ شریقہ انور اعظم صاحبہ، ایک بیٹا مکرم مسعود اعظم صاحب، ایک بیٹی محترمہ وجیہ الماس صاحبہ ڈرہم ویسٹ، دو بہنیں محترمہ انیسہ ملک صاحبہ امریکہ اور محترمہ امۃ الحلیم صاحبہ پاکستان، مکرم جمیل سکاٹ صاحب ڈرہم ویسٹ، مکرم نوح جلیل اعظم صاحب ٹرانٹو، محترمہ عطیہ قمر سکاٹ صاحبہ ڈرہم ویسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم رشید الدین ملک صاحب

2اپریل2023ء کو مکرم رشید الدین ملک صاحب مارکھم جماعت82سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّـآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

4/ اپریل 2023ء کو تین بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور محترم امیر صاحب کینیڈا نے دعا کرائی۔

مرحوم، مکرم ملک صلاح الدین صاحب درویش قادیان مولف اصحاب احمد، پرائیویٹ سیکرٹری حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مخلص احمدی تھے۔ پر جوش داعی الی اللہ تھے۔ پاکستان میں دو مرتبہ اسیر راہ مولا ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ میں مختلف عہدوں اور ایڈیشنل

سیکرٹری مال مارکھم خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلیق، ملنسار اور ہمدرد وخیرخواہ تھے۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ نسیم رشید ملک صاحبہ، تین بیٹے مکرم رفیع الدین ملک صاحب امریکہ، مکرم نصیر الدین ملک، مکرم فصیح الدین ملک صاحب مارکھم اور ایک بھائی مکرم بشیر الدین ملک صاحب ڈرہم ویسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔

یاد رہے کہ 4/اپریل 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ڈیڑھ بجے مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مکرم رشید الدین ملک صاحب اور مکرم محمد انور اعظم صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مکرم منیر احمد ناگی صاحب

3اپریل 2023ء کو مکرم منیر احمد ناگی صاحب Innisfil جماعت 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

7/اپریل 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب کینیڈا نے مرحوم کی خدمات کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تعطیل کی وجہ سے بڑی کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شمولیت کی۔ اور اگلے روز نیشنل قبرستان میں بارہ بجے تدفین ہوئی اور محترم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت حاجی محمد موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ المعروف موسیٰ اینڈ سنز نیلہ گنبد لاہور کے پوتے تھے۔ اور مکرم منیر احمد فرخ صاحب مرحوم سابق امیر جماعت اسلام آباد کے بہنوئی تھے۔ پاکستان اور لندن میں جلسہ سالانہ کے مواقع پر محترم ملک لال خاں صاحب کے ساتھ شعبہ ٹرانسلیشن کی تکنیکی ٹیم کے مخلص رکن تھے۔ 1974ء میں اسیر راہ مولیٰ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مخلص احمدی تھے۔ پاکستان اور کینیڈا میں مختلف حیثیتوں میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلیق، ملنسار تھے۔ خلافت سے بہت گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ شبانہ عصمت صاحبہ، ایک بیٹا مکرم خرم احمد ناگی صاحب اور محترمہ رابعہ گل ایوشہ چوہان صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم سیٹھی عبد الرؤف صاحب

9اپریل 2023ء کو مکرم سیٹھی عبد الرؤف صاحب ساؤتھ ویسٹ جماعت سیسکاٹون 60 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

17/اپریل 2023ء کو مسجد بیت الرحمت سیسکاٹون میں نمازِ ظہر کے بعد مکرم سعد حیات باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے مرحوم کا ذکرِ خیر فرمایا اور نمازِ جنازہ پڑھائی۔ مقامی احباب و خواتین کی کثیر تعداد کے علاوہ کینیڈا کے مختلف شہروں اور بیرونِ ممالک سے بھی عزیز واقارب نے جنازے میں شرکت کی۔ اس موقع پر مرحوم کے بہت سے غیر مسلم اور غیر از جماعت احباب بھی موجود تھے۔ ان کی بھیگی آنکھیں، افسردہ اور گداز چہرے ان کے غیر معمولی جذبات کی گواہی دے رہے تھے۔ اسی روز ہل کریسٹ قبرستان میں ساڑھے تین بجے بعد دوپہر تدفین ہوئی اور محترم مربی صاحب نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم، جہلم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحبؓ کی اولاد میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مخلص احمدی تھے۔ ابتدا میں کچھ عرصہ ٹرانٹو اور آٹوا میں مقیم رہے پھر 2008ء میں سیسکاٹون منتقل ہوگئے۔ جماعت میں سیکرٹری تحریکِ جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ بہت ہی نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار اور دعا گو انسان تھے۔ طبیعت میں ضرورت مندوں کی خدمت کرنے کا ایک خاص ذوق اور جوش رکھتے تھے۔ خلافت سے بہت گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ امۃ النور عالیہ رؤف صاحبہ، دو بیٹے مکرم سیٹھی عبد الغالب صاحب اور مکرم سیٹھی عبد الباسط صاحب، دو بیٹیاں مکرمہ رمشہ کنول رؤف صاحبہ اور مکرمہ فریحہ رؤف صاحبہ، دو بھائی مکرم سیٹھی محمد ظفر اللہ صاحب ٹرانٹو اور مکرم سیٹھی محمد سعید اللہ جان صاحب آئرلینڈ، اور ایک بہن محترمہ عابدہ مسرت سیٹھی صاحبہ یادگار چھوڑے ہیں۔

محترمہ پروین اختر باجوہ صاحبہ

23/اپریل 2023ء کو محترمہ پروین اختر باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد باجوہ مرحوم شہید دارالذکر لاہور، بیت الرحمت جماعت سیسکاٹون، 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

24/اپریل 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز ظہر کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں دوستوں اور بہنوں نے شرکت کی۔ تین بجے نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد محترم امیر صاحب کینیڈا نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نہایت مخلص احمدی تھیں۔ آپ کے خاندان کا تعلق حضرت سر چوہدری محمد ظفر اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ آپ نے صبر وشکر اور ہمت واستقامت کے ساتھ اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کی۔ لجنہ اماء اللہ کی مختلف حیثیتوں سے خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم سے بے حد محبت کرنے والی اور دعا گو خاتون تھی۔ خلافت سے بہت گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم مبارک مسعود باجوہ صاحب معاون سیکرٹری امور خارجیہ کینیڈا، مکرم ڈاکٹر حامد مسعود باجوہ صاحب امریکہ، مکرم عمر حیات باجوہ صاحب بریڈفورڈ، مکرم سعد حیات باجوہ صاحب مربی سلسلہ سیسکاٹون، پانچ بھائی مکرم ارشاد محمود ساہی صاحب ایڈوکیٹ پاکستان، مکرم ناصر احمد ساہی صاحب یوکے، مکرم آصف محمود ساہی صاحب جرمنی، مکرم امجد محمود ساہی صاحب پاکستان، مکرم شاہد محمود ساہی صاحب مربی سلسلہ پاکستان، دو بہنیں محترمہ شمیم اختر باجوہ صاحبہ ڈرہم ایسٹ، محترمہ نسیم اختر صاحبہ یوکے یادگار چھوڑی ہیں۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے جملہ لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین۔

*****